اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللہ یُؤتیہِ مَن یَشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

غلام احمد قادیانی

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل

اخبار ہفتہ میں دو بار

فی پرچہ ایک آنہ

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۱۱ | مورخہ ۶ر اگست سنہ ۱۹۲۶ء | یوم جمعہ | مطابق ۲۶ر محرم الحرام سنہ ۱۳۴۵ھ | جلد ۱۴

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

جناب میر قاسم علی صاحب و مہاشہ فضل حسین صاحب دینا نگر (گورداسپور) میں آریوں سے مباحثہ کرنے کے بعد ۳ر تاریخ مع مولوی اللہ دتا صاحب جالندہری آریوں سے مباحثہ کیلئے بٹالہ گئے ہیں۔

ماسٹر علی محمد صاحب بی اے ۔ بی ۔ ٹی کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے اپنے ایام قیام ڈلہوزی کے لئے ایڈیشنل پرائیویٹ سکرٹری مقرر فرمایا ہے ۔ جو قادیان میں کام کرینگے ؛

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی جو کراچی سے واپس تشریف لے آئے ہیں ۔ ۱ و ۲ و ۳ر اگست متواتر تین دن تک طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول کیلئے صداقت مسیح موعود پر لیکچر دیئے ۔ تاکہ طلباء ایام تعطیلات میں ان دلائل سے کام لیکر تبلیغ کر سکیں ؛

۳ر اگست ۔ ہر دو سکولوں کے طلباء کے رخصتوں پر جانے کے الوداعی جلسہ میں جناب مفتی محمد صادق صاحب نے تقریر کی جس میں انہوں نے طالب علموں کو نصائح فرمائیں ۔ ۴ر تاریخ طلباء گھروں کو روانہ ہو گئے ۔ ؛

نظم
حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا پہاڑ پر جانا

منشی قاسم علی خان صاحب رامپوری کی نظم جو انہوں نے ۲۸ر جولائی کو بعد عصر مسجد مبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے حضور پڑھکر سنائی ۔

اے حبیب خالق کون و مکاں ۔ اے حبیب احمد آخر زماں
اے شفیق و اے رفیق و مہرباں ۔ آپ کے جانے سے اہل قادیاں

کوئی مضطر صورت سیماب ہے
کوئی شکل ماہی بے آب ہے

کیا بہار بوستاں باقی رہے ۔ سبزہ زار گلستاں باقی رہے
یہ زمیں باقی زماں باقی رہے ۔ گل نہ ہو تو گو جہاں باقی رہے

بلبلوں کے چہچہے پھر وہ کہاں
پھر کہاں دلکش وہ نغمہ سنجیاں

پھر کہاں یہ میکشوئی مے کشی | پھر کہاں دیوانوں کی دل لگی
پھر کہاں ایسا سرور بیخودی | پھر کہاں ہر روز جام تازگی

رونق میخانہ کیا باقی رہے
دو مہینے تک نہ جب ساقی رہے

تم کو پایا چھوڑ کر شہر و دیار | تم کو پایا چھوڑ کر سب یار و غار
آپ پر قربان میری جاں لاکھ بار | دو مہینے حشر کا ہے انتظار

ساتھ اڑ جانا مگر ہے بے پری
ہے گراں زنجیر پائے بے زری

بنگئے ہیں خار گلہائے وطن | قادیاں کے خار ہیں اب گلبدن
ہے جو بزم آرا تو صدر انجمن | حسن ہے تیرا ہی ہے سب کی پھبن

لاکھ ہوں گل میں ہوں دیوانہ ترا
بیخود و ہوشیار مستانہ ترا

ہو غم فرقت میں اتنا تو کرم | ہو تصور میں کبھی آنا نہ کم
کچھ تو بہلے گا دل پر سوز و غم | بھولنا مت آپکو اپنی قسم

دلکو سمجھائینگے۔ کیوں پریاس ہے
اب نہ گھبرا وصل کا دن پاس ہے

کوہ طور ہی مبارک ہو تجھو | بخشی جو محبوب حق نے کیکے
تیرے حصے میں ازل سے تھے لکھو | بلبل باغ احد کے چہچہے

طور سے رتبہ تیرا کچھ کم نہیں
لن ترانی کا تجھے کچھ غم نہیں

اے خدا اے چارہ ساز انس و جاں | اے علاج درد و راحت رساں زندگاں
از طفیل احمد آخر زماں | حضرت محمود و جان قدسیاں

راحت دارین کر اسکو نصیب
عافیت سے آئے یہ تیرا حبیب

جملہ آسائش رہے خدمتگذار | تیری رحمت کی ہو بارش باربار
ہو مدد تیری رفیق و غمگسار | ہے دعائے قادیانی بیشمار

رب کہو آمین ملکر دوستو!
جلد یارب ہم ہوں اور محمود ہو

مکتوب دمشق

دمشق میں تبلیغ احمدیت

(گذشتہ سے پیوستہ)

یہ خیال کہ یہ لوگ جلدی ہماری باتوں کو قبول کر لینگے۔ صحیح نہیں ہے۔ الا ماشاء اللہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نور الحق صفحہ ۱۸ میں فرماتے ہیں :۔

"بھائیو! یہ بھی تمہیں معلوم رہے کہ دیار عرب میں کتابوں کے شائع کرنے کا معاملہ اور ہماری کتابوں کے عمدہ مطالب عرب کے لوگوں تک پہنچانا تھوڑی سی بات نہیں۔ بلکہ ایک عظیم الشان امر ہے۔ اور اس کو وہی پورا کر سکتا ہے جو اس کا اہل ہو۔ کیونکہ یہ باریک مسائل جن کے لئے ہم کافر ٹھہرائے گئے۔ اور جھٹلائے گئے۔ کچھ شک نہیں کہ وہ عرب کے علماء پر بھی ایسے ہی سخت گذرینگے۔ جیسا کہ اس ملک کے مولویوں پر گذر رہے ہیں۔ بالخصوص عرب کے اہل بادیہ کو تو بہت ہی ناگوار ہوں گے۔ کیونکہ وہ باریک مسائل سے بے خبر ہیں۔ اور وہ جیسا کہ حق سوچنے کا ہے۔ سوچتے نہیں۔ اور ان کی نظریں سطحی اور دل جلد باز ہیں۔ مگر ان میں قلیل المقدار ایسے بھی ہیں۔ جنکی فطرتیں روشن ہیں۔ اور ایسے لوگ کم پائے جاتے ہیں"

یہاں کے علماء ہندی علماء سے زیادہ متعصب ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ مسیح موعودؑ یہاں دمشق میں نازل ہونگے۔ ایک ٹریکٹ شیٔ من عقائد الجماعۃ الاحمدیۃ کے عنوان سے لکھا تھا۔ جس کا ایک شیخ نے جو بالکل مولوی محمد حسین بٹالوی کا مثیل معلوم ہوتا ہے۔ جواب شائع کیا ہے۔ اور خوب دل کھولکر گالیاں دی ہیں۔ اس کی ایک سطر نقل کرتا ہوں مجھے مخاطب کر کے لکھتا ہے :۔

"کل شخص منکم کافر۔ ملحد۔ مجوسی۔ مشرک۔ کذاب۔ مفتن۔ افاک اثیم"

یہ سطر پڑھکر بے ساختہ زبان پر حضرت مسیح موعودؑ کا شعر آیا

کافر و ملحد و دجال ہمیں کہتے ہیں۔
نام کیا کیا غم ملت میں رکھایا ہم نے

اور یہی بات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے فرمائی۔ کہ "شام میں ہمارا مقابلہ ہوگا۔ اور سخت ہوگا۔ مگر انشاء اللہ کامیابی بھی بہت بڑی ہوگی"

مگر ابھی تک بوجہ حالات حاضرہ کے کماحقہ تبلیغ کا موقعہ نہیں ملا۔ کہ ہر ایک فرد کو پورے طور پر تبلیغ پہنچائی جاسکے یہ بات امن کی حالت میں میسر ہو سکتی ہے۔ مارشل لاء جاری ہونے سے پہلے جو ٹریکٹ چھپوائے گئے تھے۔ وہ ابھی تک تقسیم کئے جا رہے ہیں۔ اور جو کتابیں مکرمی سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے بڑی کوشش اور محنت کر کے چھپوائیں۔ تقسیم کی جارہی ہیں۔ اور جس قدر ممکن ہو سکتا ہے۔ لوگوں سے ملکر تبلیغ کی جاتی ہے۔ خطوط کے ذریعہ دمشق کے علاوہ دوسری جگہوں میں تبلیغ کرتا ہوں۔ اس کا اثر یہ ہوا ہے کہ حمص میں ایک بڑے عالم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت کو قبول کرنے کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے دو دفعہ کتابیں اور ٹریکٹ بھی طلب کئے۔ جو روانہ کئے گئے۔ انہوں نے دوسرے احباب کو پڑھنے کے لئے دئے۔ انہوں نے لکھا ہے۔ کہ ہم پوشیدہ طور پر اس دعوت کو پھیلا رہے ہیں۔ اور جو کوئی اعتراض کرتا ہے۔ اس کو جواب دیتے ہیں۔ اسی طرح ناصرہ میں السید احمد فائق الساعاتی سے خط و کتابت جاری تھی۔ وہ ایک صالح نوجوان ہیں۔ وہ دمشق آئے بیعت کر گئے۔ پھر ناصرہ گئے۔ وہاں سے چار اشخاص کے جنہیں سے دو تاجر ہیں۔ خطوط بیعت انہوں نے روانہ کئے ہیں۔ اور لکھا ہے کہ باقی اشخاص خواہش مند ہیں۔ کہ آپ یہاں آئیں۔ اور مفصل مسائل کے متعلق سمجھائیں۔ اور خاص دمشق میں اللہ تعالیٰ نے دو عورتوں کو جماعت میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ احباب سے رب کی استقامت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

جلال الدین از دمشق۔ سوق سارو جہ حارۃ الشالہ رقم ۴۲

جناب خلیفہ رشید الدین صاحب کی وفات پر

لجنہ اماء اللہ کا اظہار رنج

جناب ایڈیٹر صاحب الفضل۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ لجنہ اماء اللہ نے اپنے اجلاس ۲۵ کے ریزولیوشن میں جناب ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم کے انتقال پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار اور آپ کے پسماندگان کی تعزیت کی ہے۔ اور مجھے ہدایت کی ہے کہ میں ریزولیوشن محولہ بالا کی نقول مرحوم و مغفور کے متعلقین کی خدمت میں تعزیت کے لئے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اخبارات کو اشاعت کے لئے ارسال کروں۔ آپکی خدمت میں یہ ریزولیوشن اشاعت کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ شائع فرماکر مشکور فرمائیں۔ والسلام۔ ام داؤد۔ قائمقام سکرٹری لجنہ اماء اللہ

نقل ریزولیوشن لجنہ اماء اللہ ۲۲ مورخہ ۲۰ جون ۲۶ء

(۱) جناب ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک بزرگ رکن اور حضرت مسیح موعودؑ کے سابقین اولین صحابہ میں سے تھے۔ نیز آپ کی بڑی صاحبزادی لجنہ اماء اللہ کی پریذیڈنٹ اور آپ کی چھوٹی اہلیہ صاحبہ اور دوسری صاحبزادی لجنہ کی ممبرات ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ سے جو لجنہ اماء اللہ کے بانی ہیں مرحوم کو علاوہ روحانی تعلقات کے رشتہ داری کے تعلق کا بھی شرف حاصل

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
یوم جمعہ ۔ قادیان دارالامان ۔ مورخہ ۶ اگست ۱۹۲۶ء

ترکی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی

سلطنت ترکی کے ٹوٹنے والے دھاگے

خدا تعالیٰ کے مامور اور مرسل سالہا سال قبل جو کچھ دیکھتے اور پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے اطلاع پاکر جو کچھ بیان کرتے ہیں۔ وہ ظاہری حالات کے اسقدر مخالف اور متضاد ہوتا ہے۔ کہ دُنیا کے عقل و فہم رکھنے والے لوگ بھی اسپر اعتبار کرنے کے لیئے تیار نہیں ہوتے۔ سوائے ان کے جنہیں اس مقدس ہستی کے ذریعہ حقیقی ایمان اور ایقان حاصل ہو چکا ہوتا ہے۔ لیکن وقت آتا ہے۔ جب مامور من اللہ کی بیان فرمودہ باتیں حرف بحرف پوری ہو کر دنیا کو حیرت اور استعجاب میں ڈال دیتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے دنیا کی ہدایت اور راہ نمائی کے لیئے مبعوث ہوئے۔ خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہوئے اور اس علیم و خبیر ہستی سے اطلاع پاکر قبل از وقت بڑے بڑے اہم امور کے وقوع پذیر ہونے کی خبریں دینے اور پھر اپنے وقت پر پورے ہونے کے اس قدر ثبوت پیش فرمائے ہیں۔ کہ اگر کوئی شخص حق و صداقت کو مدنظر رکھکر اور ضد و تعصب سے خالی ہو کر ان میں سے چند ایک پر ہی غور کرے۔ تو اسے آپ کی صداقت اور مامور من اللہ ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں رہ جاتا۔ اور وہ نہایت اطمینان اور تسلی کے ساتھ اس بات پر ایمان لا سکتا ہے کہ فی الواقعہ آپ اسی ذات اعلیٰ کی طرف سے بھیجے گئے ہیں۔ جس کے بتائے بغیر کسی کو اتنا بھی معلوم نہیں ہو سکتا۔ کہ ایک لمحہ کے بعد کیا واقعہ ہو گا۔ چہ جائے کہ وہ سالہا سال بعد وقوع پذیر ہونیوالے عظیم الشان واقعات کی خبر دے سکے۔

اس وقت ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظیم الشان پیشگوئیوں میں سے ایک خاص پیشگوئی کا ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ جو سلطنت ترکی کے متعلق ہے۔ اور جو نہایت وضاحت کے ساتھ حال ہی میں پوری ہوئی ہے۔

۱۸۹۷ء میں سلطنت ترکی کا ایک سفیر جس کا نام حسین کامی تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جس نے حضرت اقدس سے خلوت میں ملاقات کی۔ اور سلطنت ترکی کے لیئے دعا کی درخواست کی۔ نیز یہ بھی چاہا کہ آیندہ اس کے لیئے جو کچھ آسمانی قضا و قدر سے آنے والا ہے۔ اس سے اطلاع پائے۔ اسپر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے فرمایا:۔

"سلطان (ترکی) کی سلطنت کی اچھی حالت نہیں ہے اور میں کشفی طریق سے اس کے ارکان کی حالت اچھی نہیں دیکھتا۔ اور میرے نزدیک ان حالتوں کے ساتھ انجام اچھا نہیں"

(اشتہار مطبوعہ ۲۴ مئی ۱۸۹۷ء)

اسی سلسلہ میں ایک دوسرے اشتہار میں تحریر فرمایا:۔

"میرے خدا نے مجھ کو القا کیا۔ کہ رومی سلطنت انہی لوگوں کی شامت اعمال سے خطرہ میں ہے۔ کیونکہ یہ لوگ کہ جو عملی حسب مراتب قرب سلطان سے کچھ حصہ رکھتے ہیں۔ اور اس سلطنت کی نازک خدمات پر مامور ہیں۔ یہ اپنی خدمات کو دیانت سے ادا نہیں کرتے۔ اور سلطنت کے سچے خیر خواہ نہیں ہیں"

یہ باتیں جو اس روشنی کے چشمہ سے نکلی تھیں جو رحمت الٰہی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بخشا۔ ان سے ہندوستان کے مسلمانوں میں ایک شور پڑ گیا۔ اور کوتاہ بین نادان ہوا خواہان سلطنت ترکی نے آپ پر گندی سے گندی گالیوں کی بوچھاڑ شروع کر دی۔ اور جو کچھ ان کے منہ میں آیا۔ کہا اس بیجا شورش انگیزی پر آپ نے اس امر کے متعلق ایک طویل اشتہار میں مفصل طور پر روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ:۔

"کیا یہ ممکن نہ تھا۔ کہ جو کچھ میں نے رومی سلطنت کے اندرونی نظام کی نسبت بیان کیا۔ وہ دراصل صحیح ہو۔ اور ترکی گورنمنٹ کے شیرازہ میں ایسے دھاگے بھی ہوں۔ جو وقت پر ٹوٹنے والے اور غداری کی سرشت ظاہر کرنیوالے ہوں"

(اشتہار مطبوعہ ۲۵ جون ۱۸۹۷ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ تمام الفاظ جو ہم نے اوپر درج کئے ہیں۔ شائع ہونے کے بعد جس طرح حرف بحرف پورے ہوئے۔ وہ ایک نہایت دردناک مگر بالکل واضح حقیقت ہے۔ سلطنت ترکی کے بڑے بڑے ذمہ وار ارکان سلطنت کو غداری اور قوم فروشی کے الزام میں سخت سے سخت سزائیں دی گئیں۔ اور حد یہ کہ ترکی کے آخری "سلطان" کو بھی ملک اور قوم سے غداری کے الزام میں برطرف کیا گیا۔ اور نئے رنگ میں حکومت کا انتظام ہوا۔ ان حالات کو دیکھ کر کون کہہ سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سلطنت ترکی کے متعلق کئی سال قبل جو خبر دی تھی۔ اور جسے سنکر ہندوستان کے بعض مسلمانوں نے نہ صرف غم و غصہ کا اظہار کیا تھا۔ بلکہ انسانی اخلاق اور آداب کو بالائے طاق رکھکر بدزبانی اور بیہودہ گوئی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا تھا۔ وہ درست نہ نکلی۔ کیا اس بات کا ثبوت نہ مل گیا۔ کہ "سلطنت ترکی کی حالت اچھی نہیں" کیا یہ بات پایہ ثبوت تک نہ پہنچ گئی۔ کہ "سلطنت ترکی کے ارکان کی حالت اچھی نہیں۔ اور ان حالتوں کے ساتھ انجام اچھا نہیں" پھر کیا یہ ظاہر نہ ہو گیا کہ "ترکی گورنمنٹ کے شیرازہ میں ایسے دھاگے تھے۔ جو وقت پر ٹوٹے۔ اور غداری سرشت ظاہر ہوئی"۔ کسی شخص کے لئے ان باتوں کا انکار کرنے کی قطعاً گنجائش نہیں ہے۔ اور یہ پیشگوئی اس وضاحت اور تفصیل کے ساتھ پوری ہو چکی ہے۔ کہ حق و صداقت کے متلاشیوں کے لئے منزل مقصود تک پہنچنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

اب جبکہ سلطنت ترکی کا نظام ہی بالکل بدل گیا۔ نہ سلطان رہا۔ نہ انکی سلطنت رہی۔ اور بخیال عوام حکومت "ترقی یافتہ" "روشن خیال" اور ملک و قوم کے عاشقان زار کے ہاتھوں میں آگئی۔ تو خیال ہو سکتا تھا۔ کہ اب سلطنت ترکی ایسے لوگوں سے خالی ہو گئی ہے۔ جن کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی پیشگوئی میں کیا ہے۔ لیکن پچھلے دنوں صدر جمہوریہ ترکیہ کے خلاف جس سازش کا پتہ چلا۔ اور جس میں ملک کے بڑے بڑے مشہور اور سرکردہ لوگ ملوث سمجھے گئے۔ اس نے ایک بار پھر حضرت مسیح موعود کے ان الفاظ کی صداقت ظاہر کر دی ہے۔

اس سازش کے جرم میں تیرہ مقتدر ترکوں کو پھانسی پر لٹکایا جا چکا ہے۔ اور بعض کی گرفتاری عمل میں آکر ان پر مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔ ان لوگوں میں رؤف بے کمانڈر حمیدیہ۔ نور الدین پاشا فاتح سمرنا۔ کاظم قرہ پاشا سپہ سالار افواج ارض روم۔ جنرل علی فواد پاشا۔ رافت پاشا۔ جاوید بے جنرل علی احسان پاشا۔ عدنان بے۔ بکر سمیع بے وغیرہ شامل ہیں

جن کے متعلق کہا جا رہا ہے کہ:-

"ان میں سے ہر ایک گذشتہ جنگ عمومی کے بعد ترکی کو از سر نو آزاد کرانے میں نمایاں حصہ لے چکا ہے۔ اور یہی وہ مشیر ہیں۔ جنھوں نے سچ پوچھئے۔ تو مصطفیٰ کمال کے دوش بدوش لڑ کر ان کو اس درجہ کمال تک پہنچایا۔ مگر آج سب گرفتار ہیں یا گرفتار ہونیوالے ہیں" (خلافت)

جن ملزموں کو پھانسی دے دی گئی ہے۔ ان کے بیانات سے ظاہر ہے۔ کہ انھوں نے حکومت کو اُلٹنے کے لئے سازش کرنے کا اعتراف کیا ہے۔ اور انہی کی نشان دہی پر ان سرکردہ لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ جو ٹرکی میں خاص درجہ و اقتدار رکھتے ہیں ؛

اتنے اتنے بڑے آدمیوں کا جو موجودہ سلطنت کو وجود میں لانے کا باعث ہوئے اسی سلطنت کے متعلق یہ رویہ بتاتا ہو کہ اس بدنصیب قوم نے اپنی روز افزوں تباہی سے کوئی سبق نہیں لیا۔ اور نہ پچھلی مصیبتوں سے عبرت حاصل کی ہے۔ بلکہ دن بدن تباہی کے زیادہ قریب جا رہے ہیں۔

اگرچہ ترکوں کی یہ حالت ہر ایک مسلمان کے لئے نہایت ہی افسوسناک اور رنج دہ ہے۔ لیکن خدائی نوشتوں کو کون مٹا سکتا ہے۔ اور ان کے ظہور کو کون روک سکتا ہے۔ ترکی حکومت کے خلاف اس نئی سازش نے جہاں یہ ثابت کر دیا ہے کہ ابھی تک اس کے ارکان کی حالت اچھی نہیں۔ وہ سلطنت کے سچے خیر خواہ نہیں۔ اور ترکی کے شیرازہ میں ٹوٹنے والے دھاگے موجود ہیں۔ وہاں یہ بھی ثابت ہو گیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سالہا سال قبل سلطنت ٹرکی کے متعلق جو کچھ فرمایا تھا۔ وہ بالکل درست ہے۔ اور اس کا ظہور اب بھی ہو رہا ہے۔ جبکہ پہلی حکومت ترکی کی خاک تک اُکھیڑ کر پھینک دی گئی ہے ؛

حقیقت یہ ہے کہ جب تک سلطنت ٹرکی اپنے آپ کو خدا تعالیٰ اور اس کے دین کی مطیع و فرمانبردار نہ بنائیگی۔ بلکہ اس کی باغی بنی رہے گی۔ اسوقت تک اسے کبھی ہرگز وفادار اور فرمانبردار ارکان نصیب نہ ہونگے۔ آج تک تجربہ اس بات کے لئے کافی شاہد ہے۔ اور آئندہ زمانہ میں مزید تصدیق ہو جائیگی۔

غلط کار لیڈر

چند دن ہوئے۔ ہم نے ہندو مسلم فسادات پر تبصرہ کرتے ہوئے اس کی ایک بڑی وجہ غلط کار لیڈروں کی غلط رہنمائی بتائی تھی۔ اور لکھا تھا:-

"سرزمین ہند میں ہندو مسلمانوں کا ساتھ کوئی نیا نہیں اسپر صدیاں گذر چکی ہیں۔ پھر جن باتوں کو آج وجہ فساد بنایا جاتا ہے۔ وہ بھی کوئی نئی پیدا نہیں ہوئیں پھر کیا وجہ ہے کہ اب ہندو مسلمان ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو رہے ہیں۔ اسکی وجہ سوائے اسکے اور کوئی نہیں۔ کہ ان کی راہنمائی غلط طریق پر کی جا رہی ہے۔ اور ان کی باگ ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں ہے۔ جو راہنمائی کی صحیح قابلیت نہیں رکھتے۔ جب تک ہندو مسلمان ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بنے رہیں گے۔ اور اپنے نفع و نقصان کو نہ سوچیں گے مشکل ہے کہ امن کی زندگی بسر کر سکیں"

ممکن ہے ہندو مسلمان لیڈروں کے متعلق ہماری یہ رائے بعض لوگوں کو ناگوار گذری ہو لیکن حقیقت یہی ہے۔ جو ہم نے ظاہر کر دی۔ اور جس کی تائید ہمارے دیگر معاصرین بھی کر رہے ہیں۔ چنانچہ معزز ہمعصر ہمدرد (۲۱ جولائی) فسادات کلکتہ کا حوالہ دیتا ہوا لکھتا ہے:-

"کلکتہ میں فسادات کا سلسلہ کسی طرح بند ہونے میں نہیں آتا۔ ہمیں یاد ہے کہ جب پہلی مرتبہ کلکتہ میں فساد ہوا تھا۔ تو مسلمانوں کے بعض خود ساختہ لیڈروں نے محض اس اندیشہ سے کہ دوران فسادات میں مسلمان انہیں پریشان نہ کریں۔ اپنے عشرت کدوں سے ٹیلیفون کا سلسلہ ہی منقطع کرا دیا تھا۔ لیکن فسادات ختم ہونے پر یہی "ہمدردان قوم" پھر حقوق مسلمانان کے محافظ بنکر عوام کے سامنے آ گئے۔ اور انہیں یہ غلط مشورہ دیا کہ وہ حکومت کے قوانین کے ذریعہ سے اپنے مطالبات ہندوؤں سے تسلیم کرائیں۔ حکومت اس ملک کی خواہ دشمن ہو یا دوست۔ لیکن کم از کم خود اپنی دشمن ہرگز نہیں ہے۔ اس نے مسلمانوں کے مطالبات صرف اسی حد تک تسلیم کئے کہ جس حد تک اس کی مصلحتوں کے مناسب تھا۔ اور مسلمانوں کے اوقات نماز متعین کر کے مزید پابندیاں عائد کر دیں۔ غلط مشوروں سے بھڑکے ہوئے مسلمانوں کی اس سے تسکین نہ ہو سکتی تھی نہ ہوئی۔ اور اب ہم نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ یہ دیکھ رہے ہیں۔ کہ ان خود غرض اور فریب کار لیڈروں نے بیچارے مسلمانوں کو منجدھار میں پہنچا کر چھوڑ دیا ہے۔ اور خود حکومت کے دامنوں میں پناہ گزین ہو گئے ہیں۔ ملک و ملت کے ان دشمنوں نے غریب مسلمانوں کو تباہی کے راستہ پر ڈالکر اب ان کا ساتھ چھوڑ دیا ہے۔ اور وہ ایک "بے سری" فوج کی طرح آوارہ و سرگرداں پھر رہے ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ انتخابات کے موقع پر پھر یہی خود غرض ہستیاں تماشا گاہ پر نمودار ہو جائینگی۔ اور ان کے چہرے ملکی اور قومی خدمت کے پوڈر سے رنگے ہوئے ہونگے۔ اور ان کی زبانیں ملک اور مذہب کی مدح کے ترانے گاتی ہونگی"

یہ بات صرف کلکتہ کے متعلق ہی نہیں۔ بلکہ ہر جگہ کے متعلق درست ہے۔ اور نہ صرف مسلمان لیڈر ہی ایسے نہیں۔ ہندو لیڈروں کی بھی یہی حالت ہے۔ اور ہندو مسلمان جس قدر جلدی اس سے آگاہ ہونگے۔ اسی قدر جلدی ان کے لڑائی جھگڑے بند ہو سکیں گے ؛

زمیندار میں کلام الٰہی کی بے ادبی

"زمیندار" جیسے حامئی اسلام ہونے کا بڑا دعویٰ ہے۔ اور جو آئے دن دوسروں پر طعن و تشنیع کرتا رہتا ہے۔ اس کی اسلام پرستی کے بے شمار ثبوتوں میں سے ایک تازہ ثبوت وہ اشتہار ہے۔ جو ۲۵ جولائی کے پرچہ میں "عملیاتی پلز رجسٹرڈ" کے عنوان سے اس نے شائع کیا ہے۔ یہ قوت باہ کی گولیوں کا اشتہار ہے۔ جن کی ایک خاص خصوصیت یہ بتائی گئی ہے۔ کہ کلام الٰہی کا عمل ان پر ہونے کی وجہ سے زیادہ زود اثر ہیں"

کلام الٰہی کا یہ استعمال جہاں اشتہار دینے والے کے اسلام پر ماتم کر رہا ہے۔ وہاں زمیندار کی دینداری کا بھی پتہ دے رہا ہے کیا یہ کلام الٰہی کی حد درجہ کی بے ادبی اور گستاخی نہیں۔ مگر اس کی ان لوگوں کو کیا پرواہ ہو سکتی ہے۔ کلام الٰہی اترا تو اس غرض کے لئے تھا۔ کہ اس کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا قرب اور رضا حاصل کی جائے۔ لیکن مسلمان کہلا کر۔ کلام الٰہی پر ایمان لانے کا دعویٰ کر کے اور اپنے آپ کو عاشق اسلام بتا کر قوت باہ کی گولیوں کو کلام الٰہی کے ذریعہ موثر بنانے کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اور زمیندار بڑی خوشی سے یہ اعلان اپنے صفحات میں درج کرتا ہے۔ جس سے چند پیسوں کی خاطر کلام الٰہی کی اس قدر بے ادبی کرنے والے "زمیندار" کی اسلامی غیرت و حمیت کا بآسانی پتہ لگ سکتا ہے ؛

سکھوں سے دوستی

آج کل جہاں ہندو یہ کوشش کر رہے ہیں کہ سکھوں کو اپنے ساتھ ملا کر اپنی قوت میں اضافہ کریں۔ وہاں مسلمانوں کی بھی یہی خواہش ہے کہ وہ سکھوں کو اپنی پشت پناہ بنائیں۔ ایسی حالت میں سکھوں کو طبعاً اپنی طاقت پر گھمنڈ ہونا چاہیئے۔ چنانچہ وہ اس کا اظہار خاص انداز سے کر رہے ہیں۔ دراصل دوستی پیدا کرنے کا یہ طریق ہی نہیں ہے۔ اگر مسلمان چاہتے ہیں کہ سکھوں کو اپنا حقیقی دوست بنائیں۔ تو ان کے متعلق وہ پہلو اختیار کریں۔ جو حضرت مسیح موعود نے پیش فرمایا۔ اور وہ یہ ہے کہ بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا مسلمان ہونا ان پر

سیرت المہدی اور غیر مبائعین

نمبر (۱۱)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کے قلم سے

پھر ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں "گویا منگل کا دن ٹل گیا۔ تو تقدیر الٰہی بدل جائے گی" مکرم ڈاکٹر صاحب خدا آپ کی آنکھیں کھولے۔ تقدیر الٰہی تو قانون قدرت کے ماتحت بات بات پر بدلتی ہے۔ پھر وہ منگل کے ٹلنے سے بدل جائے۔ تو آپ کو کیا اعتراض ہے۔ آپ کے پاس ایک ملیریا کا بیمار آتا ہے۔ جس کے خون کے جراثیم اگر ہلاک نہ کئے جائیں۔ تو اس کی تقدیر یہ ہے۔ کہ وہ خود ہلاک ہو۔ لیکن آپ اسے کونین دیکر اس کی تقدیر کو بدل دیتے ہیں۔ آپ کو خود بھوک لگتی ہے۔ اور اگر آپ کھانا نہ کھائیں تو آپ کی تقدیر موت ہے۔ لیکن آپ کھانا کھا کر اس تقدیر کو بدل دیتے ہیں۔ تو پھر اگر منگل کا دن ٹل جانے سے خدا کی کوئی تقدیر بدل جاوے۔ تو آپ کو اس پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ افسوس ہے۔ کہ آپ نے میرے خلاف غصہ میں تقدیر کے مسئلہ کو بھی بری طرح مسخ کر دیا ہے۔ حالانکہ اگر آپ سوچتے۔ تو آپ کو پتہ لگتا۔ کہ خدا کے مقرر کردہ قانون قدرت کے ماتحت جو نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ وہی خدا کی تقدیر ہوتی ہے۔ مثلاً خدا کی یہ تقدیر ہے۔ کہ فلاں زہر کھانے سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ بھی خدا ہی کی تقدیر ہے۔ کہ اگر اس زہر کے اثر کو فلاں طرح مٹایا جائے۔ تو وہ مٹ جاتا ہے۔ آپ ڈاکٹر ہیں۔ اور آپ کا سارا فن اسی بنیاد پر قائم ہے۔ کہ خدا کی ایک قسم کی تقدیروں کو اس کی دوسری قسم کی تقدیروں سے مٹایا جائے۔ پھر نہ معلوم آپ میرے خلاف بلا وجہ اعتراض جما کر لوگوں کو دھوکا دینے کی راہ کیوں اختیار کر رہے ہیں۔ کیا آپ اس حدیث کو بھول گئے ہیں۔ کہ جب حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ابو عبیدۃ رضی اللہ عنہ کی فوج میں طاعون شروع ہوئی۔ تو حضرت عمرؓ نے ان کو مشورہ دیا تھا۔ کہ فوج کو ادھر ادھر کھلی ہواؤں میں پھیلا دیں۔ اور خود بھی باہر کھلے میدان میں نکل جائیں۔ اور انہوں نے یہ کہکر انکار کیا تھا۔ کہ کیا آپ مجھے یہ مشورہ دیتے ہیں۔ کہ میں خدا کی تقدیر سے بھاگوں۔ یعنی کیا میرے جانے سے خدا کی تقدیر بدل جائے گی۔ تو اس پر حضرت عمرؓ نے یہ جواب دیا تھا۔ کہ ہاں میں آپ کو یہ مشورہ دیتا ہوں کہ خدا کی ایک تقدیر سے نکل کر دوسری تقدیر میں داخل ہو جائیں یعنی آپ کے یہاں رہنے سے اگر خدا کی یہ تقدیر ہو گی۔ کہ آپ اس مرض کے اثر کو قبول کریں۔ تو باہر جانے سے اس کی یہ تقدیر ہو گی کہ آپ اس کے اثر سے محفوظ ہو جائیں۔ پھر میں کہتا ہوں۔ کہ آنحضرت صلعم نے جو یہ پسند فرمایا ہے۔ کہ ہم لوگ اپنے سفروں کے لئے حتی الوسع جمعرات کا دن اختیار کریں۔ تو کیا بقول ڈاکٹر صاحب "جمعرات کے سفر سے تقدیر الٰہی بدل جائیگی؟" اور پھر خدا نے جو آدم کی پیدائش میں بعض ستاروں کی تاثیرات کو اختیار کیا۔ اور بعض کو ترک کیا۔ تو کیا اس طرح "انسان کے لئے تقدیر الٰہی بدل جائیگی"؟

مکرم ڈاکٹر صاحب آپ نے بڑی جلد بازی سے کام لیا ہے۔ اور اتنا نہیں سوچا۔ کہ یہ دنیا دار الاسباب ہے اور انسان تو انسان ہے۔ اس دنیا میں خدا کی بھی یہی سنت ہے کہ وہ اسباب کے ذریعہ سے کام لیتا ہے۔ پس اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سلسلہ اسباب کی رعایت رکھتے ہوئے یہ دعا فرمائی کہ خدا تعالےٰ مبارکہ بیگم کو منگل کے اس اثر سے جو شدائد اور سختی کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے محفوظ فرمائے۔ تو کچھ برا نہیں کیا۔ بلکہ خدا کی ایک تقدیر کو اس کی دوسری بہتر تقدیر کے ذریعہ سے بدلنا چاہا ہے۔ جیسا کہ خود خدا نے ہمارے جد امجد آدم کی پیدائش کے وقت بعض ستاروں کی تاثیر کو چھوڑ کر اور بعض دوسرے ستاروں کی تاثیر کو اختیار کر کے آدم کی تقدیر کو بدلا تھا۔ اور جیسا کہ آنحضرت صلعم نے ہمیں نصیحت فرمائی ہے۔ کہ تم حتی الوسع جمعرات کو سفر کر کے اپنی تقدیر کو بہتر صورت میں ڈھالنے کی کوشش کیا کرو۔ اور جیسا کہ خود جناب ڈاکٹر صاحب اپنے بیماروں کا علاج کر کے ان کی تقدیر بدلنے کی کوشش فرمایا کرتے ہیں۔ اور جیسا کہ ہم میں سے ہر ایک فرد بشر بلکہ ہر اک لایعقل جانور بھی ہر روز خدا کے قانون قدرت سے فائدہ اٹھا کر اپنی بری تقدیروں کو اچھی تقدیر کی صورت میں بدلتا رہتا ہے۔ اور میں اس شخص کو سعادت فطری کے مادہ سے محروم سمجھتا ہوں۔ جو آدم کا بیٹا ہو کر جس کے خمیر میں خدا کی نیک تقدیروں کے مدد سے اس کی ضرر رساں تقدیروں کے بدلنے کا مادہ فطرت کی طرف سے ودیعت کیا گیا ہے۔ ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھا رہتا ہے۔ اور خدا کے جاری کردہ قانون سے فائدہ اٹھا کر اپنے اور اپنے متعلقین کے لئے دینی و دنیاوی ترقیات کے دروازے نہیں کھولتا۔ بلکہ ضرر رساں تقدیروں کا تختہ مشق بنا رہکر قعر ذلت کی طرف گرتا چلا جاتا ہے۔

مگر یہ بھی نہیں سمجھنا چاہئے۔ کہ گویا انسان کے حالات زندگی کلیتہً ان ستاروں کے اثر کے ماتحت ہیں۔ اور جو انسان ستاروں کی اعلےٰ تاثیرات کے ماتحت پیدا ہوتا ہے۔ وہ بہرحال خوش بخت ہوگا۔ اور اعلےٰ زندگی بسر کرے گا۔ اور جو کسی دوسری قسم کی تاثیرات کے ماتحت دنیا میں آتا ہے۔ وہ بہرحال شدائد اور سختیوں کا اثر پائے گا۔ ایسا ہرگز نہیں کیونکہ انسانی زندگی پر اثر ڈالنے والے صرف ستارے ہی نہیں ہیں۔ بلکہ لاکھوں کروڑوں اربوں اور چیزیں بھی ہیں۔ جن میں سے بہت سی انسان کے اپنے اختیار میں ہیں۔ اور ان سب کے مجموعی اثر کے نتیجے میں انسانی زندگی کے حالات متعین ہوتے ہیں۔ اور بہت سی تاثیرات ایک دوسرے کے مقابل پر آجانے کی وجہ سے کٹ بھی جاتی ہیں۔ پس بالکل ممکن ہے اور عملاً ایسا ہوتا رہتا ہے۔ کہ ایک شخص کی ولادت امن و آسائش وغیرہ کی تاثیر رکھنے والے اجرام سماوی کے ماتحت وقوع میں آئے لیکن دوسرے اثرات اس کی زندگی کے حالات کو دوسرے رنگ میں پلٹ دیں۔ یا کسی شخص کی ولادت شدائد اور سختیوں کی تاثیر کے ماتحت ہو۔ لیکن دوسری چیزوں کی تاثیرات اس اثر کو مٹا کر امن و آسائش وغیرہ کی تاثیر کو غالب کر دیں۔ جیسا کہ مثلاً کونین کے اندر یہ تاثیر ہے۔ کہ وہ ملیریا کے کیڑوں کو مارتی ہے۔ لیکن اگر اس کے مقابلہ میں ایسی چیزیں آجائیں۔ جو قانون قدرت کے ماتحت ملیریا کے کیڑے پیدا کرتی ہیں۔ اور ان موخر الذکر اشیاء کا بہت غلبہ ہو جائے۔ تو ظاہر ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ ڈاکٹر اپنے بیمار کو کونین کھلاتا رہے۔ اس کا خون ملیریا کے جراثیم سے پاک نہیں ہو سکے گا۔ جب تک کہ ان مخالف تاثیرات کو توڑنے کی کوئی صورت نہ ہو۔ خلاصہ یہ ہے۔ کہ انسانی زندگی پر بے شمار چیزیں اثر ڈالتی ہیں۔ اور ان میں سے ایک ستارے بھی ہیں۔ اور چونکہ ہر عقلمند شخص کی یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ حتی الوسع تمام نیک تاثیرات کے اثر سے مستفید ہو۔ اور تکلیف دہ اثرات سے محفوظ رہنے کی کوشش کرے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو خدا کے مقرر کردہ قانون کے ماتحت کسی چھوٹے سے چھوٹے خدائی انعام کو بھی ہاتھ سے جانے نہ دینا چاہتے تھے مبارکہ بیگم کی ولادت کے وقت خدا سے یہ دعا مانگی۔ کہ وہ کسی ایسی تاثیرات کے ماتحت پیدا نہ ہو۔ جو شدائد اور سختی وغیرہ کا اثر رکھتی ہوں۔ اور اگر اس کی ولادت اسی دن مقدر ہو۔ تو پھر خدا کی طرف سے کوئی دوسرے ایسے سامان پیدا ہو جائیں۔ جن کی تاثیر اس دن کی تاثیر پر غالب آجائے۔ اور یہ کوئی انوکھی دعا نہیں۔ بلکہ اسی اصل کے ماتحت ہے۔ جس کے ماتحت خدا نے ہمارے جد امجد آدم کی پیدائش کا انتظام کیا تھا۔ الغرض ستارے اپنے اندر مختلف قسم کی تاثیرات رکھتے ہیں۔ جو انسانی زندگی پر اثر ڈالتی رہتی ہیں۔ اور چونکہ دن بھی الگ الگ ستاروں کے اثر کے ماتحت ہیں اس لئے دنوں کا بھی علیٰ قدر مراتب انسانی حالات پر اثر پڑتا ہے۔ پس ہر مومن کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ جہاں خدا کی دوسری بابرکت تقدیروں سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ وہاں ان تقادیر سے بھی حتی الوسع متمتع ہو۔ جو دنوں کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں مگر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر اک بات کی ایک حد ہوتی ہے۔ اور حد سے تجاوز کرنا توہم پرستی پیدا کرتا ہے۔ پس اگر کوئی شخص اپنے کسی اہم اور فوری کام کو

صرف اس خیال سے ملتوی کر دیتا ہے۔ کہ آج منگل ہے کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ کوئی سختی پیش آ جائے یا کسی ضروری اور فوری سفر یا کام کو صرف اس خیال سے پیچھے ڈال دیتا ہے۔ کہ شاید آج جمعرات نہیں کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ یہ کام برکات سے محروم ہو جائے۔ تو وہ غلطی کرتا ہے۔ بلکہ ایک گونہ مخفی شرک کا مرتکب ہوتا ہے۔ کیونکہ ایسی صورت میں یہ سمجھا جائے گا۔ کہ اس شخص نے باقی لاکھوں کروڑوں تاثیرات کو جو اسی طرح خدا کی پیدا کردہ ہیں۔ جس طرح کہ ستارے نظر انداز کر کے صرف ان دونوں والی تاثیر پر اپنا تکیہ کر لیا ہے۔ بلکہ ان اسباب کے پیدا کرنے والے خدائے ذوالجلال کو بھی فراموش کر کے صرف ستاروں کو ہی اپنی قضا و قدر کا مالک سمجھ رکھا ہے۔ جیسا کہ ہندوؤں کا حال ہوا۔ جو کسی صورت میں اپنے کسی کام کی ابتداء منگل کو نہیں کرتے گویا منگل کے ہاتھ میں کل قضاء قدر کا معاملہ سمجھتے ہیں۔ یہ نادانی اور جہالت کی باتیں ہیں۔ جن سے مومن کو پرہیز لازم ہے منگل ہرگز کوئی منحوس دن نہیں ہے۔ بلکہ اسی طرح خدا کی مقدس مخلوق ہے جیسا کہ دوسرے دن ہیں۔ صرف بات یہ ہے۔ کہ اس نے خدا کی قہری اور جلالی صفات سے حصہ پایا ہے۔ جیسا کہ بعض دوسرے دن خدا کی جمالی اور رحیمی صفات کے ظل ہیں۔ حقیقت یہی ہے۔ چاہو تو قبول کرو۔ ومن اعتدیٰ فقد ظلم؎

اس روایت کی بحث کو ختم کرنے سے قبل ایک اور شبہ کا ازالہ ضروری ہے۔ جو ڈاکٹر صاحب نے اپنے مضمون میں پیش کیا ہے۔ اور جو بعض دوسرے لوگوں کے دل میں بھی کھٹک سکتا ہے وہ شبہ ڈاکٹر صاحب کے الفاظ میں یہ ہے:۔

"پھر حضرت مسیح موعود نے جو تحفہ گولڑویہ میں اس دنیا کے زمانہ کو ایک ہفتہ قرار دیکر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو منگل کا دن قرار دیا ہے۔ اور آپ کے جلالی رنگ کو مریخ یعنی منگل کے رنگ میں دکھایا ہے۔ تو یہ کیا سمجھ کر ایسا تحریر کیا ہے۔ کیا حضرت مسیح موعود آنحضرت صلعم کو اہل دنیا کے لئے باعث رحمت سمجھتے تھے۔ یا نعوذ باللہ باعث نحوست کیا وہ ایک ایسے ستارے کو جسے منحوس کہتے تھے آنحضرت صلعم کی طرف منسوب کر سکتے تھے۔ حضرت صاحب کی یہ تحریر فیصلہ کن ہے"

اس کے متعلق میں یہ عرض کرتا ہوں۔ کہ حضرت صاحب کی ہر ایک تحریر خدا کے فضل سے فیصلہ کن ہے۔ لیکن سوال صرف یہ ہے۔ کہ اس تحریر کے معنی کیا ہیں۔ بدقسمتی سے ڈاکٹر صاحب کے دل و دماغ میں وہی نحوست کے خیالات بھرے ہوئے ہیں۔ اس لئے وہ میری ہر بات کو اسی عینک سے دیکھتے ہیں۔ انہوں نے یہ فرض کر لیا ہے۔ کہ میرے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام منگل کے دن کو منحوس سمجھتے تھے۔ اور پھر اس فرضی بات پر اعتراضات کا ایک طومار کھڑا کر دیا ہے حالانکہ جیسا کہ میں بار بار عرض کر چکا ہوں۔ میں نے اپنی کسی تقریر و تحریر میں منحوس یا نحوست یا اس مفہوم کا کوئی اور لفظ استعمال نہیں کیا۔ اور نہ میرے ذہن میں کبھی یہ مفہوم آیا ہے۔ میں نے صرف یہ لکھا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود "دنوں میں سے منگل کے دن کو اچھا نہیں سمجھتے تھے" اور پھر یہ کہ آپ کا روز وفات جو کہ منگل کا دن تھا۔ وہ دنیا کے واسطے ایک "بڑی مصیبت کا دن تھا" جس کا صاف یہ مطلب تھا۔ کہ منگل کا دن اپنے اندر شدائد اور سختی کی تاثیر رکھتا ہے۔ اور اسی لئے حضرت مسیح موعود نے بمقابلہ دوسرے دنوں کے اسے اچھا نہیں سمجھا۔ نہ کہ نعوذ باللہ وہ کوئی منحوس دن ہے۔ پس جبکہ بنائے اعتراض ہی غلط اور باطل ہے۔ تو اعتراض خود غلط اور باطل ہوا وہو المراد۔ دراصل ڈاکٹر صاحب نے غور نہیں فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت مسیح ابن مریم کی طرح جمالی رنگ میں واقع ہوئی ہے۔ اور اسی لئے آپ کی فطرت میں صلح اور آشتی اور امن جوئی اور محبت و نرمی اور عفو و درگذر کی طرف زیادہ میلان ہے۔ اور خدا کی جلالی صفات سے مقابلۃً بہت کم حصہ آپ نے لیا ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنی کتب میں متعدد جگہ اپنی بعثت کی ان خصوصیات کو بیان فرمایا ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ چونکہ میری بعثت جمالی رنگ میں مقدر تھی۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے مجھے مشتری ستارہ کی تاثیرات کے ماتحت مبعوث فرمایا ہے۔ تا کہ میں مشتری کی جمالی صفات سے حصہ پاؤں۔ چنانچہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہزار ششم کا تعلق ستارہ مشتری کے ساتھ ہے۔ جو کوکب ششم من جملہ خنس کنس ہے۔ اور اس ستارہ کی یہ تاثیر ہے۔ کہ مامورین کو خونریزی سے منع کرتا اور عقل و دانش اور مواد استدلال کو بڑھاتا ہے"

پھر فرماتے ہیں:۔

"اس وقت کے مبعوث پر پرتوہ ستارہ مشتری کا ہے۔ نہ کہ پرتوہ مریخ"

الغرض چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت مشتری کی تاثیر کے ماتحت جمالی رنگ میں واقع ہوئی ہے۔ اس لئے طبعاً اور فطرتاً آپ میں جمالی صفات کی طرف زیادہ میلان تھا اور جلالی صفات جو قہر اور عذاب اور شدائد اور سختیوں وغیرہ کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں آپ میں بہت کم پائی جاتی تھیں۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ تھا۔ کہ آپ ان چیزوں کو زیادہ محبت کی نظر سے دیکھتے تھے جن کی تاثیرات جمالی رنگ میں ظاہر ہوتی ہیں۔ اور جلالی صفات مثل قہر و عذاب اور قتل و خونریزی کے لئے کوئی طبعی محبت اپنے اندر نہ پاتے تھے۔ اور یہی اس روایت کا منشاء ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں آنحضرت صلعم کی بعثت چونکہ مریخ ستارہ کے ماتحت تھی۔ اس لئے آپ کے اندر خدا کی جلالی صفات کا ظہور ہوا۔ چنانچہ یہ اسی کا نتیجہ تھا۔ کہ حالات ایسے پیدا ہو گئے۔ کہ آپ کو اپنے دشمنوں کے خلاف تلوار سے کام لینا پڑا۔ اور ہر شخص جو قتل و خونریزی اور فساد فی سبیل اللہ کی نیت سے آپ کے خلاف اٹھا۔ خدا نے اسے خود آپ کے ہاتھ سے ہی اپنی جلالی تجلیات کا نشانہ بنایا۔ مگر اس موقعہ پر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہمارے آنحضرت صلعم کے دو بعث ہیں۔ ایک وہ جو ستارہ مریخ کی تاثیر کے ماتحت جلالی صفات کے ساتھ وقوع میں آیا۔ اور دوسرا وہ جو ستارہ مشتری کی تاثیر کے ماتحت آپ کے بروز کامل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود کے ذریعہ جمالی صفات کے ماتحت واقع ہوا۔ اور ان دونوں میں آپ ہی کی قوت قدسیہ اور افاضہ روحانی کا ظہور تھا۔ کیونکہ آپ جامع کمالات جمالی و جلالی تھے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلعم کے دو بعث ہیں۔ (۱) ایک بعث محمدی جو جلالی رنگ میں ہے۔ جو ستارہ مریخ کی تاثیر کے نیچے ہے۔ . . . .
(۲) دوسرا بعث احمدی جو جمالی رنگ میں ہے۔ اور ستارہ مشتری کی تاثیر کے نیچے ہے۔ . . . . . اور چونکہ آنحضرت صلعم کو باعتبار اپنی ذات اور اپنے تمام سلسلۂ خلفاء کے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایک ظاہر اور کھلی کھلی مماثلت ہے۔ اس لئے خدا نے بلا واسطہ آنحضرت صلعم کو حضرت موسیٰ کے رنگ پر مبعوث فرمایا۔ لیکن چونکہ آنجناب صلعم کو حضرت عیسےٰ سے ایک مخفی اور باریک مماثلت تھی۔ اس لئے خدا نے ایک بروز (یعنی مسیح موعود) کے آئینہ میں اس پوشیدہ مماثلت کا کامل طور پر رنگ دکھلایا"

پس آنحضرت صلعم کا قدم سب قدموں کے اوپر ہے۔ کیونکہ آپ خدا کی جلالی اور جمالی صفات کے ظل کامل ہیں۔ اور باقی کوئی اور فرد بشر اولین اور آخرین میں سے اس مرتبہ کو نہیں پہنچا۔

میرا یہ لکھنا کہ منگل کا دن دوسرے دنوں سے بلحاظ اپنی برکات کے مقابلۃً کم ہے۔ اس کا بھی یہی منشاء تھا۔ کہ چونکہ وہ خدا کی قہری اور جلالی شان کا ظل ہے۔ اور اس کے سوا باقی دن یا تو جمالی صفات کا ظل ہیں یا اگر جلالی بھی ہیں۔ تو منگل سے کم ہیں۔ اس لئے وہ اس جہت سے منگل کی نسبت اپنے افاضۂ برکات میں فائق ہیں۔ کیونکہ خدا کی جمالی صفات اس کی جلالی صفات پر غالب ہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف میں خدا فرماتا ہے۔ ان عذابی اصیب بہ من اشاء و رحمتی وسعت کل شیئٍ یعنی میرا عذاب تو میرے بنائے ہوئے قانون کے ماتحت صرف اسی کو پہنچتا ہے۔ جو اپنے اعمال سے اپنے آپ کو اس کا سزاوار بناتا ہے۔ لیکن میری رحمت کی صفات سب پر وسیع ہیں۔ پھر حدیث میں آتا ہے۔ کہ سبقت رحمتی علےٰ غضبی یعنی خدا فرماتا ہے۔ کہ "میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے" اور ظاہر ہے۔ کہ جن صفات کا غلبہ ہے۔ وہی اپنے افاضۂ برکات میں بھی فائق سمجھی جائینگی۔ پس ثابت ہوا۔ کہ وہ دن جو ان ستاروں کی تاثیرات کے ماتحت آتے ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کی جمالی صفات کا مظہر ہیں۔ اپنے افاضۂ برکات میں دوسرے

دونوں پر فائق ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی فرماتے ہیں کہ:۔

”اگرچہ جمعہ کا دن (جو بوجہ مشتری ستارے کے زیر اثر ہونیکے جو اپنے اندر جمالی تاثیرات رکھتا ہے) اسعد اکبر ہے لیکن اسکے عصر کے وقت کی گھڑی ہر ایک اس کی گھڑی سے سعادت اور برکت میں سبقت لے گئی ہے۔“

خلاصہ کلام یہ کہ جمالی صفات کو جلالی صفات پر ایک گونہ وسعت اور فوقیت حاصل ہے۔ اور اسی وجہ سے منگل جو خدا کی جلالی صفات کا اثر رکھتا ہے۔ دوسرے دنوں سے اپنے افاضہ برکات میں مقابلتاً کم ہے۔ لیکن چونکہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے اپنی جلالی اور جمالی ہر دو قسم کی صفات کا مظہر اتم بنایا تھا اس لئے اس نے آپ کے ظہور کو دو بعثتوں میں منقسم کر کے آپ کے جلالی بعث کو مریخ کے اثر کے ماتحت رکھا اور آپ کے جمالی بعث کو مشتری کی تاثیر کے ماتحت ظاہر کیا اور یہ وہ مقام عالی ہے۔ جس کی بلندیوں تک کوئی انسان نہیں پہنچا۔ اللّٰھم صل علیہ وعلی عبدک المسیح الموعود وبارک وسلم۔

منگل والی روایت کی بحث کو ختم کرنے سے پہلے میں یہ بھی عرض کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ سائنس کی رو سے بھی ستاروں کی تاثیرات کے متعلق کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ کسی بات کا سائنس کی تحقیق میں ابھی تک نہ آیا ہونا اس بات کی دلیل نہیں ہے۔ کہ وہ بات غلط ہے۔ دراصل دنیا کے علوم میں سے بہت ہی تھوڑا حصہ ہے۔ جو ابھی تک سائنس کی تحقیق میں آیا ہے۔ اور باقی سب میدان ہنوز غیر دریافت شدہ حالت میں پڑا ہے۔ اندریں حالات کوئی بات سائنس کے خلاف تبھی سمجھی جا سکتی ہے۔ جب سائنس کی کوئی ثابت شدہ حقیقت اس کے مخالف پڑتی ہو۔ اور اگر وہ سائنس کی کسی ثابت شدہ حقیقت کے مخالف نہیں ہے۔ تو صرف اس بنا پر کہ ابھی تک وہ سائنس کے احاطۂ تحقیق میں نہیں آئی۔ قابل اعتراض نہیں سمجھی جا سکتی۔ کون نہیں جانتا۔ کہ سائنس کی تحقیقات تو دن بدن آئے دن اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ پس اگر ایک چیز آج اس کے احاطہ تحقیق میں نہیں آئی۔ تو کل آ جائے گی۔ اور اگر بالفرض وہ کبھی بھی اس کے احاطہ تحقیق میں نہ آئے۔ پھر بھی جب تک کہ اس پر سائنس کی رُو سے کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا کسی سائنس دان کو اس کے خلاف آواز اُٹھانے کا حق نہیں ہے۔ لیکن میں کہتا ہوں۔ گو سائنس کی رُو سے ابھی تک ستاروں کی اس قسم کی تاثیرات ثابت نہیں ہوئیں لیکن اُصولاً سائنس دان بھی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ دنیا کی ہر چیز ہر دوسری چیز پر کچھ نہ کچھ اثر ڈال رہی ہے۔ اور اس اُصول کے ماتحت یہ ماننا پڑتا ہے۔ کہ کسی نہ کسی رنگ میں انسانی زندگی ستاروں سے متاثر ہوتی ہے۔ پس ثابت ہوا۔ کہ نہ صرف یہ کہ سائنس اس عقیدہ کے مخالف نہیں۔ بلکہ اُصولاً اس کی مؤید ہے۔ وہو المراد۔

ایک اور بات جو میں کہنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ میں نے اپنے اس مضمون میں اس عام معروف خیال کی بنا پر بحث کی ہے۔ کہ ہندوؤں کا ستارا منگل اور اسلامی ہیئت دانوں کا مریخ ایک ہی ہیں۔ اور اس میں کوئی ذاتی تحقیق میں نے نہیں کی۔ مگر میرے نزدیک یہ ممکن ہے کہ یہ معروف عقیدہ درست نہ ہو۔ بلکہ اس کے خلاف بعض قرائن بھی موجود ہیں۔ چنانچہ انگریزوں کے لٹریچر میں جہاں تک میں نے دیکھا ہے۔ منگل کا دن مریخ کے زیر اثر نہیں سمجھا جاتا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو یہ لکھا ہے۔ کہ آدم کی پیدائش مشتری کے زیر اثر تھی۔ اور پھر آپ نے اس سے آگے ہزار ہزار سال کا دن رکھ کر زمانہ کی شمار شروع فرمائی ہے۔ اس کی رُو سے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ مبارک منگل کے مقابلہ میں نہیں آتا۔ حالانکہ دوسری طرف آپ کی یہ صاف اور واضح تحریر موجود ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت مریخ کے اثر کے ماتحت تھی۔ جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ منگل اور مریخ ایک نہیں ہیں۔ بہر حال یہ بات مزید تحقیق چاہتی ہے۔ اور میں نے اس امر میں ابھی تک کوئی رائے قائم نہیں کی۔ اور اسی لئے میں نے عام معروف خیال پر جو ڈاکٹر صاحب کے نزدیک بھی مسلم ہے اپنے جواب کی بنا رکھدی ہے۔ واللہ اعلم۔

حاسدوں کا حسد

اہلحدیث کی شرارت

دار الامراض دُنیا میں بیماریاں تو بے شمار ہیں۔ مگر حسد کی بیماری جس سوزش اور جلن میں اپنے بیمار کو جلاتی رہتی ہے۔ اس دوزخ سے بچاؤ کے واسطے اللہ تعالیٰ ہی سے پناہ مانگنی چاہیئے۔ خدائے پاک نے خود اس کے واسطے دعا سکھلائی ہے۔ شرِ حاسدٍ اذا حسد کا علاج یہی ہے۔ کہ ربّ الفلق کے ہاں انسان پناہ گزین ہو۔ جب قرآن پاک کی اعجاز نمائی سے مشرکین مکہ گھبرائے تو کہنے لگے۔ کہ یہ جادو ہے۔ جب حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی عربی کتب کے ساتھ تحدی کی۔ تو ملایان زمانہ کبھی تو کہتے یہ عربی غلط ہے۔ اور کبھی کہتے۔ مرزا نے کوئی عرب گھر میں چھپا رکھا ہے۔ اب جب سے خدائے حکیم نے حضرت محمود کو تخت خلافت پر متمکن کیا ہے۔ حاسدوں کو حسد کی آگ پریشان کر رہی ہے۔ کوئی رو رہا ہے۔ ولایت کیوں چلے گئے۔ کوئی بک رہا ہے۔ شادیاں کیوں کیں۔ کوئی چلاتا ہے۔ نظارتیں کیوں قائم کر دیں۔ یہ سب حسد کے زخم ہیں۔ جو حاسد کی جانوں کو دکھ میں ڈالے ہوئے ہیں۔ اب ان میں سے ایک نقاب پوش نے اخبار اہلحدیث کی پناہ لی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ قادیان میں جو کام ہو رہے ہیں۔ وہ سب اسلام کے خلاف ہیں۔ کسی میں روحانیت نہیں۔ سب روپیہ بٹورنے کا جال ہے۔ اور اس جال کے پھیلانے والی ایک خفیہ جماعت ہے جس کا سرگروہ شیطانوں سے بڑھکر شیطان مفتی محمد صادق ہے خلیفہ صاحب بھی اس سے ڈرتے ہیں۔ پھر جماعت کا کیا کہنا تھوڑے ہی دن ہوئے۔ میں اپنے دل میں خیال کرتا تھا۔ کہ دشمنانِ بد اندیش حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ اکمل صاحب اور میر قاسم علی صاحب اور ایڈیٹر صاحب الفضل کو اور دیگر احباب کو گالیاں دیتے رہتے ہیں۔ مدت ہوئی۔ مجھے کبھی کسی نے یاد نہیں فرمایا۔ اب اس مضمون کو پڑھکر تسلی ہوئی۔ کہ ہم بھی بھولائے نہیں گئے۔ اس میں شک نہیں کہ میں ایک گنہگار اور کمزور انسان ہوں ... [illegible] خود معترف ہوں۔ اور صرف اللہ کریم کی غفاری اور ستاری پر بھروسہ رکھتا ہوں۔ اگر قادیان فی الحقیقت روحانیت سے خالی اور محض دُنیاداری کا گھر ہوتا۔ تو میں تسلیم کرتا کہ اس خرابہ کی خرابی میرے ہی نالائق وجود کی موجودگی سے ہے۔ لیکن جب میں ان شاندار دینی خدمات اور عظیم الشان کاموں کی طرف نگاہ کرتا ہوں۔ جو اس مرکزی طاقت کے ماتحت دُنیا بھر میں عزتِ اسلام کو بلند کر رہے ہیں۔ تو میں کیا اور میری ہستی کیا۔ جو ان عظیم امور میں سے کسی ادنیٰ کو بھی اپنی طرف منسوب کر سکوں۔ اللہ تعالیٰ جسے خلافت دیتا ہے اُسے حسبِ ضرورتِ خلافت کے مطابق قوت۔ حوصلہ اور توفیق بھی بخش دیتا ہے۔ چار سال عاجز امریکہ میں رہا۔ اور امریکہ کے کام کو لوگ تعریف کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ لیکن اس سارے کام میں اگر قدم قدم پہ حضرت مرشد صادق خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی راہ نمائی میرے ساتھ نہ ہوتی۔ تو میں ہرگز کسی کام میں کامیاب ہو سکتا۔ جو فراست۔ حکمت۔ علم اور فضل

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضور کو عطاء فرمائے ہیں۔ انہی میں بیناہ لیکر جماعت کا ہر ایک فرد کام کر رہا ہے۔ میرے سپرد آج کل نظارت ہائے خارجیہ و عامہ ہیں۔ اس میں اگر برابر ساتھ ساتھ حضور کے ارشادات سے میری غلطیوں کی اصلاح نہ ہوتی رہے تو کوئی کام بھی ٹھیک نہ ہو سکے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے۔ کہ اگر مجھے یہ بھروسہ نہ ہوتا۔ کہ تمام کاموں میں عاجز حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر حضور کی خداداد فراست اور بے پایاں علم سے مستفید ہو سکیگا۔ تو مجھے کبھی ان کاموں کو اپنے ذمہ لینے کی ہمت نہ ہوتی کاش! کہ یہ نادان دشمن قادیان میں آتے۔ اور حضور کی صحبت میں چند روز رہ کر اس تقویٰ۔ طہارت۔ علوم صحیحہ۔ اعمال صالحہ فراست۔ معرفت کا کچھ نمونہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے۔ جو اللہ حکیم نے اپنے ایک بندے کو مرحمت فرمایا ہے۔

عاجز۔ محمد صادق۔ عفا اللہ عنہ۔ قادیان

غیر مسلم مہمان کو جھٹکے کیلئے بکرا دینا

فتح گڈھ ضلع گورداسپور سے ایک شخص محمد اسمٰعیل صاحب بزاز نے حسب ذیل سوال برائے جواب بھیجا ہے۔

کیا فرماتے ہیں۔ علماء قادیان اس شخص کے بارے میں جو احمدی کہلاتا ہو۔ اور جو شادی کے موقعہ پر اپنے غیر مسلم مہمانوں کو بکرا یا دنبہ بطور خوراک دے۔ جسے غیر مسلم مہمان اس کے مکان پر ہی جھٹکہ کر کے کھائیں۔

اس کا جواب جناب ابو النظر روشن علی صاحب مفتی سلسلہ نے حسب ذیل دیا ہے:۔

جواب:۔ غیر مذاہب والوں کو خوراک بطور مہمان دینا جائز ہے۔ خواہ پکا کر دی جائے یا کچی رسد دی جائے۔ جیسے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہاں مہمان آتے تھے۔ جنمیں مشرک بھی ہوتے تھے۔ اور انہیں خوراک دی جاتی تھی۔ رہا یہ کہ جن کو زندہ جانور دیا جائے۔ ان غیر مذاہب والوں پر یہ ضروری قرار دینا کہ اسلامی طریق پر اس کو ذبح کر کے کھانا تمہارے لئے ضروری ہے۔ یہ شریعت سے ثابت نہیں۔ وہ جس طرح چاہیں۔ کھائیں۔ لیکن اگر وہ جھٹکہ کرتے ہیں۔ تو موجودہ وقت کے لحاظ سے مناسب ہے۔ کہ ان کو یہ کہدیا جائے کہ جھٹکہ نہ کرنا۔ تاکہ ایسے مسلمانوں کے دلوں کو ٹھیس نہ لگے جو اپنی کوتہ فہمی کی وجہ سے یہ سمجھتے ہیں۔ کہ غیر مسلموں کو بھی جھٹکہ نہیں کرنا چاہیئے۔ ہمارے نزدیک جیسا وہ ہندو احمق ہے۔ جو مسلمانوں کے گائے کا گوشت کھانے پر ناراض ہوتا ہے ایسے ہی وہ مسلمان بے وقوف ہے۔ جو ہندوؤں کے جھٹکہ کرنے پر ناراض ہوتا ہے۔ پس ایسے احمدی پر شرعاً کوئی الزام نہیں۔ جس نے ہندوؤں کو جانور دیا۔ اور ہندوؤں نے اپنی مرضی سے جھٹکہ کیا۔ لیکن عام مسلمانوں کی رعایت رکھنا تو مناسب تھا۔

جناب ناظر اعلیٰ صاحب کا ارشاد احمدیہ گزٹ کے متعلق

ہر ایک جماعت کے عہدیدار جماعت احمدیہ میں اس بات کی کوشش کریں۔ کہ احمدیہ گزٹ اکثر احباب کے پاس پہنچے۔ اس کے لئے جماعت میں تحریک کر کے ذاتی خریداروں کی فہرست مع ایک ایک روپیہ پیشگی بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ بھجوائی جائے۔ تاکہ گزٹ کا اجراء ہو۔ اور لوگ اس سے استفادہ کر سکیں۔

دستخط ناظر اعلیٰ۔ ۱۳ر جولائی ۱۹۲۶ء

یہ تو مجھے یقین ہے۔ کہ جناب ناظر اعلیٰ صاحب کے اس ارشاد کی تعمیل پوری توجہ سے کی جائیگی مگر پھر بھی عرض حال چاہتا ہوں کہ احمدیہ گزٹ میں مفصلہ ذیل صیغوں کی کارگذاری کی رپورٹ ماہواری چھپتی ہے۔ نظارت اعلیٰ۔ پرائیویٹ سکرٹری۔ نظارت تالیف و تصنیف۔ نظارت دعوت و تبلیغ۔ ہند و بیرون ہند کے تمام مشن۔ نظارت امور عامہ بشمولیت شفاخانہ و امور خارجیہ مع سٹلمنٹ جرائم پیشہ آبادی۔ نظارت مقبرہ بہشتی۔ نظارت تعلیم و تربیت بشمولیت ہائی سکول و مدرسہ احمدیہ۔ نظارت بیت المال۔ محاسبہ صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ نظارت تجارت یہ رپورٹیں بہت دلچسپ اور قیمتی و نادر معلومات کا ذخیرہ ہوتی ہیں۔ ایک روپیہ سالانہ سے گزٹ کے اخراجات پورے نہیں ہوتے۔ نصف خرچ دفاتر متعلقہ سے لیا جائے گا نیز اس میں تمام تحریکات و احکام صدر انجمن احمدیہ چھپتے ہیں۔ اس لئے انجمنہائے احمدیہ کے عہدہ داروں کے علاوہ ہر مبائع احمدی کے لئے اس کا مطالعہ ضروری و مفید ہے۔ ایک روپیہ سالانہ معمولی بات ہے۔ فوراً ایک روپیہ بھجوا کر خریداری کی درخواست بھیجدینی چاہیئے۔ ایک ہزار تک خریدار اسی ماہ کے اندر پہنچ جانے چاہیئیں۔ تاکہ گزٹ پندرہ روزہ شائع ہو سکے۔ اور جلد جلد آپ کو صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ کی خبریں اور کارگذاریوں کا علم ہوتا رہے گزٹ اتنا نہیں چھپوایا جاتا کہ پچھلے پرچے مہیا کئے جا سکیں۔ اس لئے جلد سے جلد درخواستیں آجانی چاہیئیں تاکہ ماہ اگست کا گزٹ تعداد مطلوبہ کے مطابق چھپوایا جائے۔ نمونہ ہر انجمن کے سکرٹری یا امیر سے دیکھا جا سکتا ہے تمام انجمن ہائے احمدیہ کے عہدیدار گزٹ کی توسیع اشاعت کے لئے خاص کوشش فرما کر فہرستیں خریداروں کی بھجوا دیں یہ یاد رکھیں۔ کہ گزٹ وی پی نہیں ہوگا۔ منی آرڈر کے ذریعہ ایک روپیہ آنا چاہیئے۔ اور پتہ خوشخط اور مکمل لکھنا چاہیئے۔

خاکسار ایڈیٹر و مینجر احمدیہ گزٹ۔ قادیان

احمدیہ جامع مسجد سونگھڑہ ضلع کٹک کا افتتاح

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ رب العالمین نے جماعت احمدیہ سونگھڑہ کو اس قابل بنایا۔ کہ اس نے اس کے فضل و کرم سے ایک جامع مسجد تعمیر کرنے کی توفیق پائی۔ مورخہ ۱۴ر جون ۱۹۲۶ء بروز دوشنبہ خدا کے فضل و رحم کے ساتھ مقامی جماعت کے کثیر التعداد احباب کی موجودگی میں اس کا افتتاح ہو گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ دنیا میں ذکر الٰہی کے لئے لوگ مسجدیں تو بہت تعمیر کرتے ہیں اور انشاء اللہ کرتے رہینگے۔ لیکن سونگھڑہ جیسی چھوٹی سی احمدیہ جماعت نے جن حالات کے ماتحت خانۂ خدا تعمیر کیا ہے۔ وہ اپنے اندر ایک عجیب و غریب کیفیت رکھتا ہے۔ اور انشاء اللہ احمدی دنیا کی تاریخ میں ایک لمبے عرصہ تک یادگار رہیگا۔ یہ وہی سونگھڑہ ہے جس میں زندہ احمدیوں کے ساتھ جو سلوک کیا گیا وہ تو رہا درکنار ایک مُردہ احمدی خاتون کی نعش کو قبر سے نکالکر اس کی بے حرمتی کی گئی۔ اور ان ایام میں مقدمہ کر کے ہماری چار پرانی پختہ مسجدیں ہم سے چھین لیں۔ مگر آج خدا کے فضل و کرم سے سونگھڑہ کے غریب بیکس مگر مخلص احمدیوں نے اپنی متفقہ کوشش سے ایک مسجد تعمیر کر لی ہے۔ جسمیں خدا کے فضل سے کسی غیر احمدی کا کسی قسم کا دخل نہیں ہے۔ یہ مسجد ایک لحاظ سے گویا اڑیسہ کی پہلی جامع مسجد ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس کا افتتاح جس طرح ہوا۔ نہایت اختصار کے ساتھ روئداد عرض کرتا ہوں۔ سب سے اول جناب مولانا مولوی سید عبد الحکیم صاحب مولوی عالم و منشی فاضل نے بحیثیت مقامی پریذیڈنٹ اس کا افتتاح ایک تقریر سے کیا۔ اس کے بعد تمام جماعت مسجد میں اللہ اکبر اللہ اکبر کا نعرہ بلند آواز سے لگاتی ہوئی اور دعائیں کرتی ہوئی داخل ہوئی۔ دو رکعت نفل بطور شکرانہ پڑھے گئے۔ اور دیر تک تڑپ تڑپ کر دعائیں کی جاتی رہیں۔ بعد ازاں مسجد سے نکلتے ہوئے تمام جماعت "غلام احمد کی جے" بار بار بلند آواز سے کہتی ہوئی جلسہ گاہ میں پہنچی۔ اور کارروائی جلسہ شروع کی۔ جو بخیر و خوبی ختم ہوئی۔

سید صمصام الدین از سونگھڑہ ضلع کٹک (اڑیسہ)

ہندوستان میں زراعت کو ترقی دینے کی ضرورت

یہ ایک امر مسلمہ ہے۔ کہ بہت سے صنعتی ممالک خام پیداوار وں کے لئے جن کی ضرورت انہیں اپنی مصنوعات میں استعمال کرنے کے لئے ہوتی ہے۔ غیر ممالک کے محتاج ہیں۔ انگلستان صنعت و حرفت میں دنیا کا سب سے ترقی یافتہ ملک ہے۔ لیکن اس کو خام اشیا کا بہت سا حصہ دوسرے ملکوں سے حاصل کرنا پڑتا ہے۔ مغربی ممالک میں ایک امریکہ ہی ایسا ملک ہے۔ جو زراعتی لحاظ سے بھی اور صنعتی لحاظ سے بھی برابر کا ترقی یافتہ ہے لیکن اقتصادی حیثیت سے ہندوستان امریکہ کی نسبت بھی اپنی ضروریات کو آپ پورا کرنے کی زیادہ قابلیت رکھتا ہے۔ یہاں ہر قسم کی پیداوار ہو سکتی ہے۔ اس لئے صنعت و حرفت میں اس کے لئے ترقی کا بڑا وسیع امکان ہے۔ صنعتی ترقی کے لئے تین باتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک یہ کہ خام پیداواریں بمقدار کثیر دستیاب ہو سکیں دوسری یہ کہ مزدور سستے اور کافی تعداد میں مل جائیں تیسری یہ کہ مصنوعات کی کھپت کے لئے وسیع منڈی موجود ہو۔ ہندوستان کی حالت میں یہ تینوں ضروریات بوجوہ احسن پوری ہو سکتی ہیں۔ اس لئے یہ کہنا خالی از مبالغہ ہے۔ کہ ہندوستان کے صنعتی مستقبل کو بڑا شاندار بنایا جا سکتا ہے۔ ان حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس بات کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ کہ ہندوستان میں زراعت کو اس قدر ترقی دی جائے۔ جس قدر کہ ممکن ہے۔ اس کا ایک فائدہ یہ ہوگا۔ کہ ملک میں سرمایہ بڑھ جائے گا۔ جو صنعت و حرفت کو ترقی دینے اور کارخانے قائم کرنے کے لئے نہایت ضروری ہوتا ہے۔ بحالات موجودہ سرمایہ کی کمی کے باعث ان خام پیداواروں کو جو ہندوستان میں بمقدار کثیر ہوتی ہیں۔ صنعت و حرفت میں استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ مثال کے طور پر کپاس کو لے لیجئے اگر دوسرے ممالک ہندوستان جیسے دور دراز ملکوں سے روئی منگوا کر اور بار برداری و کرایہ وغیرہ کا دہرا خرچ برداشت کر کے نفع پر کپڑا تیار کر سکتے اور دوسرے ملکوں کو بیچ سکتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہندوستانی بھی اپنے ملک کی پیدا شدہ کپاس سے زیادہ سستا کپڑا تیار نہ کر سکیں۔ یہی بات جوٹ۔ چمڑے اور روغنی اجناس وغیرہ کے متعلق کہی جا سکتی ہے ہندوستان سے بے شمار ایسی چیزیں بمقدار کثیر دوسرے ملکوں کو جاتی ہیں۔ جن کے متعلق بہت کم ہندوستانیوں کو یہ علم ہوتا ہے۔ کہ جو لوگ ان اشیاء کو خرید کر باہر لے جاتے ہیں۔ وہ ان کا کیا استعمال کرینگے۔ اگر ہندوستان میں صنعت و حرفت پر لگانے اور کارخانے قائم کرنے کے لئے کافی سرمایہ ہو۔ تو ان اشیاء کو مصنوعات کی شکل میں لا کر ہندوستانی گراں بہا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

ہندوستان میں اقتصادی تحقیقات کرنے کے لئے جو کمشن مقرر ہوا تھا۔ اس کے سامنے پیش شدہ شہادتوں سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ہندوستان کی صنعتی ترقی و خوشحالی کا دارومدار اہل ہند کی زراعتی ترقی پر ہے۔ نظر بریں یہ دیکھنا موجب اطمینان ہے۔ کہ گورنمنٹ نے ہندوستان کے زراعتی امور کو ترقی دینے کے لئے ایک شاہی کمشن مقرر کیا ہے۔ ہندوستان میں دوسرے ملکوں کی طرح زمین کی کمی نہیں۔ اور یہاں کی زمین شادابی اور زرخیزی کے لحاظ سے بھی نہایت عمدہ ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس ملک میں فی ایکڑ پیداوار دوسرے ملکوں کی فی ایکڑ پیداوار سے بہت کم ہوتی ہے۔ زراعتی کمیشن کا کام یہ معلوم کرنا ہوگا۔ کہ ہندوستان میں زراعت کے لئے مشینوں کا استعمال کرنا کہاں تک مفید ہو سکتا ہے۔ اور زراعت کے سائنٹفک طریقے یہاں کی زراعتی خوشحالی میں کس قدر اضافہ کر سکتے ہیں۔ جو لوگ ہندوستان کے حقیقی بہی خواہ ہیں۔ ان کا فرض ہے کہ شاہی کمیشن کو اس کی تحقیقات میں ہر قسم کی امداد دیں اور اس کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔ (ایک ابرل)

کیا حضرت مسیح نے جسمانی مُردے زندہ کئے

نصاریٰ کا عقیدہ ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام جسمانی مُردے زندہ کیا کرتے تھے۔ مگر ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ وہ جسمانی مردے نہیں بلکہ روحانی مردے تھے۔ اور یہ کوئی نئی بات نہیں۔ تمام انبیاء ایسے مردے زندہ کرتے رہے ہیں۔ اس عقیدہ میں غیر احمدی حضرات بھی ان کی تائید کرتے ہیں۔ اور صرف اسی پر بس نہیں کرتے۔ بلکہ قرآن شریف سے اس غلط اور بے بنیاد عقیدہ کو ثابت کرنے کی بے سود کوشش کیا کرتے ہیں۔ اس وقت ہمارے سامنے مرقس کی انجیل باب ۵ آیت ۲۱ تا ۴۳ ہے۔ جن میں حضرت یسوع کے عبادتخانے کے ایک سردار یائیر نامی کی مردہ لڑکی کو زندہ کرنے کا واقعہ یوں لکھا ہے:۔

"جب یسوع پھر کشتی میں پار گیا۔ تو بڑی بھیڑ اس کے پاس جمع ہوئی۔ اور وہ جھیل کے کنارے تھا۔ اور عبادت خانے کے سرداروں میں سے ایک یائیر نامی آیا۔ اور اسے دیکھ کر اس کے قدموں پر گرا۔ اور یہ کہکر اس کی بہت منت کی۔ کہ میری چھوٹی لڑکی مرنے کو ہے۔ تو آکر اپنے ہاتھ اس پر رکھ تاکہ وہ اچھی ہو جائے۔ اور زندہ رہے۔ پس وہ اس کے ساتھ چلا اور بہت سے لوگ اس کے پیچھے ہو لئے۔ اور اس پر گرے پڑتے تھے۔ . . . . (آیت ۳۵) وہ یہ کہہ ہی رہا تھا۔ کہ عبادتخانے کے سردار کے ہاں سے لوگوں نے آکر کہا تیری بیٹی مر گئی۔ اب استاد کو کیوں تکلیف دیتا ہے؟ جو بات وہ کہہ رہے تھے۔ اس پر یسوع نے توجہ نہ کر کے عبادت خانے کے سردار سے کہا۔ خوف نہ کر فقط اعتقاد رکھ پھر اس نے سوا پطرس اور یعقوب اور یعقوب کے بھائی یوحنا کے اور کسی کو اپنے [illegible] . . . . وہ عبادت خانے کے سردار کے گھر میں آئے۔ اور اس نے دیکھا۔ کہ ہلڑ ہو رہا ہے۔ اور لوگ بہت رو پیٹ رہے ہیں۔ اور اندر جا کر ان سے کہا۔ تم کیوں غل مچاتے اور روتے ہو۔ لڑکی مر نہیں گئی۔ بلکہ سوتی ہے۔ وہ اس پر ہنسنے لگے۔ لیکن وہ سب کو نکال کر لڑکی کے ماں باپ کو اور اپنے ساتھیوں کو لیکر جہاں لڑکی پڑی تھی اندر آیا۔ اور لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر اس سے کہا۔ تلیتا قومی جس کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ اے لڑکی میں تجھ سے کہتا ہوں اٹھ۔ وہ لڑکی فی الفور اٹھکر چلنے پھرنے لگی۔ کیونکہ وہ بارہ برس کی تھی۔ اس پر لوگ بہت حیران ہوئے۔ پھر اس نے انہیں تاکید سے حکم دیا کہ یہ کوئی نہ جانے اور فرمایا کہ اس کو کچھ کھانے کو دیا جائے"

(مرقس ۵ آیت ۲۱-۴۳)

متی ۹ باب آیت ۱۸-۲۶ میں بھی یہ واقعہ لکھا ہے:۔

"وہ ان سے یہ باتیں کہہ ہی رہا تھا۔ کہ دیکھو ایک سردار نے اسے سجدہ کیا کہ میری بیٹی ابھی مری ہے۔ لیکن تو چل کر اپنا ہاتھ اس پر رکھ تو وہ زندہ ہو جائیگی"

مرقس کی عبارت سے ثابت ہے۔ کہ یائیر نے جب یسوع سے آکر کہا۔ اس وقت لڑکی ابھی زندہ تھی۔ مگر متی سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یسوع کے پاس آنے سے پہلے ہی اسے لڑکی کے مرنے کا علم تھا۔ گو "اذا تعارضا تساقطا" کے ماتحت دونوں قول پایۂ اعتبار سے گر گئے ہیں۔ مگر ہمیں اس اختلاف کی الہامی کتاب میں ہونے کی وجہ پوچھنے کی اسوقت ضرورت نہیں۔ ہمیں اس معجزہ کے متعلق کچھ کہنا ہے۔

مندرجہ بالا عبارت میں جناب یسوع کا فقرہ "لڑکی مر نہیں گئی بلکہ سوتی ہے" خاص طور پر قابل غور ہے۔ کیونکہ لوگ تو کہتے ہیں۔ لڑکی مر چکی ہے۔ مگر آپ (یسوع) فرماتے ہیں۔ کہ زندہ ہے مردہ نہیں۔

اب پادری صاحبان بتائیں۔ کہ وہ لڑکی فی الحقیقت سو رہی تھی یا مردہ تھی؟ اگر کہیں وہ فی الحقیقت مُردہ تھی۔ تو نعوذ باللہ حضرت یسوع پر دروغ گوئی کا الزام آئیگا۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں۔ کہ مردہ نہیں۔ اور اگر پادری صاحبان فرمائیں۔ وہ لڑکی سوئی ہوئی تھی۔ تو پھر حضرت یسوع کے متعلق یہ کہنا۔ کہ انہوں نے مردہ لڑکی کو زندہ کیا درست نہ ہوا۔

(عبدالرحمٰن خادم سیکرٹری ینگ مین احمدیہ ایسوسی ایشن گجرات)

حصہ وصیت میں اضافہ

(۱) ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب نیروبی پوسٹ بکس ۱۲۱۳ افریقہ سے لکھتے ہیں:۔

خاکسار نے جو ماہوار آمدنی کے ⅒ حصہ کی وصیت کی ہوئی ہے۔ اب اللہ کے فضل سے مجھے توفیق [illegible] اور میں ماہ جون ۱۹۲۶ء سے شروع کر کے وعدہ کرتا ہوں۔ کہ ⅒ کی بجائے ماہوار آمدنی کا ⅛ حصہ ادا کیا کروں گا۔ اپریل اور مئی کے مہینوں میں میں نے آمدن کا ⅙ حصہ ادا کیا ہے۔ اب جون کا چندہ یہاں میں نے ⅛ حصہ ادا کر دیا ہے۔ میری ماہوار آمدنی یقینی نہیں ہے۔ فی الحال میری آمدن ماہوار ۲۰۰ شلنگ ہے۔ لہذا اپریل، مئی میں ۳۰ر۳۰ شلنگ ادا کئے ہیں۔ اور جون کا چندہ ۲۵ شلنگ ادا کر دیا ہے۔

(۲) میاں اللہ دتہ صاحب سپاہی جو آج کل بغداد میں لکھتے ہیں:۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی تقریر دربارہ اضافہ حصہ وصیت کے جواب میں یہ گذارش کرتا ہوں۔ کہ میں بجائے ⅒ حصہ آمد دینے کے اب ⅛ حصہ آمدنی کا دیتا رہوں گا۔

(محمد سرور سیکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی قادیان دارالامان)

الخطبہ ایک احمدی ڈاکٹر جو قوم سے تیلی ہیں۔ ان کی لڑکی کے رشتہ کے لئے کوئی بارذر گا تعلیم یافتہ لڑکا مطلوب ہے۔ جو قوم سے تیلی ہو۔ درخواستیں بہت جلد دفتر امور عامہ میں بھجوا دیں۔ (ذوالفقار علیخان ناظر امور عامہ)

استانی کی ضرورت ضلع کانگڑہ کے ایک زنانہ سکول کے لئے ایک نارمل پاس معلمہ کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۳۰ روپیہ ماہوار ہوگی۔ چالیس روپیہ تک ترقی ہوگی۔ جو کوئی احمدی خاتون ملازمت کرنا چاہے۔ اپنی درخواست معہ نقل سارٹیفکیٹ دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔

(محمد صادق عفا اللہ عنہ ناظر امور عامہ)

سٹیم انجن کا کام جاننے والوں کی ضرورت بغداد میں ایک کمپنی نئی قائم ہوئی ہے۔ اس کے لئے ایسے لوگوں کی ضرورت ہے۔ جو سٹیم انجن کا کام کسی نہ کسی رنگ میں جانتے ہوں۔ ہمارے احمدی بھائی جو سٹیم انجن کے کام سے واقف ہوں بہت جلد اپنی اپنی درخواستیں معہ تصدیق چال چلن سیکرٹری امور عامہ یا امیر جماعت مقامی سے کرا کر دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔ یہاں سے منزل مقصود تک درخواستیں پہنچا دی جائیں گی۔

(ناظر امور عامہ قادیان)

(اشتہارات)

اکسیرا حب

(۱) جن عورتوں کے حمل گر جاتے ہوں (۲) جن کے بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہوں (۳) جن کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں (۴) جن کے گھر اسقاط کی عادت ہو گئی ہو (۵) جن کے بانجھ پن کمزوری رحم سے ہوں (۶) جنکے بچے کمزور بدصورت پیدا ہوتے ہوں اور کمزور ہی رہتے ہوں۔ ان کے لئے ان گودھری گولیوں کا استعمال اشد ضروری ہے فی تولہ عہ تین تولہ کے لئے محصولڈاک معاف۔ چھ تولہ تک خاص رعایت۔

سرمہ نور العین

اس کے اعلیٰ اجزاء موتی و ہیرا ہیں۔ اور یہ ان امراض کا مجرب علاج ہے۔ آنکھوں کی روشنی بڑھانے والا۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ ککرے۔ خارش۔ ناخونہ۔ پھولا۔ ضعف چشم۔ پڑوال کا دشمن ہے۔ موتیا بند دور کرتا ہے۔ آنکھوں کے لیسدار پانی کے روکنے میں بے مثل ہے۔ پلکوں کی سرخی اور موٹائی دور کرنے میں بےنظیر تحفہ ہے۔ گلی سڑی پلکوں کو تندرستی دینا۔ پلکوں کے گرے ہوئے بال از سر نو پیدا کرنا اور زیبائش دینا خدا کے فضل سے اس پر ختم ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ)

مفرح عروس زندگی

معدہ کے تمام نقصوں کو دور کرنے والی۔ مقوی دماغ۔ محافظ روشنی چشم۔ نسیان کی دشمن۔ جگر کو طاقت دینے والی۔ جوڑوں کے درد و نقرس کے درد و سینہ کو مضبوط بنانے والی۔ مقوی اعضاء رئیسہ دوائی ہے۔ اس کا روزانہ استعمال نعمت کا بیمہ ہے۔ قیمت فی ڈبیہ عہ

مقوی دانت منجن

منہ کی بدبو دور کرتا ہے۔ دانتوں کی جڑیں کیسی ہی کمزور ہوں۔ دانت ہلتے ہوں۔ گوشت خورہ سے تنگ آگئے ہوں۔ دانتوں سے خون آتا ہو یا پیپ آتی ہو۔ دانتوں میں میل جمی ہو۔ اور زرد رنگ رہتے ہوں۔ اور منہ میں پانی آتا ہو۔ اس منجن کے استعمال سے یہ سب نقص دور ہو جاتے ہیں۔ اور دانت موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ اور منہ خوشبودار رہتا ہے۔

قیمت فی شیشی ۱۲ر

المشتہر

نظام جان عبد اللہ جان معین الصحت قادیان

نیٹ بھر اپن (رجسٹرڈ)

کم سننے۔ کان بڑوں یا بچوں کے بہنے۔ دماغ بھاری پن۔ ورم۔ خشکی۔ کھجلی سنسناہٹ آوازیں ہونے۔ پردوں کی کمزوری۔ اور کان کی تمام بیماریوں کی صفو دنیا پر صرف ایک اکسیر اور بےخطا دوا۔ طبیب اینڈ سنز پیلی بھیت کا روغن کرامات ہے۔ فی شیشی یکروپیہ چار آنہ عہ تین شیشی ایکساتھ منگانے پر محصولڈاک معاف بادشاہی منجن۔ مسوڑوں سے خون جانے۔ درد۔ پانی لگنے اور دانت کی ہر ایک تکلیف پر مجرب دوائی ہمیشہ استعمال کے قابل ہے۔ فی شیشی چار آنہ ہر دھوکہ باز وں ٹھگوں سے ہوشیار۔ مرض دسرکا شرطیہ علاج کیا جاتا ہے۔ اپنا پتہ صاف لکھیئے:

پتہ

کان کی دوا۔ طبیب اینڈ سنز۔ پیلی بھیت۔ یو پی

بچوں کو موٹا تازہ طاقتور بنانے

اور ان کی بخار کھانسی۔ بدہضمی۔ دودھ ڈالنا۔ دست ہونا۔ پاپڑ چلنا۔ پیٹ پھولنا۔ کھل کر پیشاب نہ ہونا وغیرہ ہر ایک بیماری کو دور کرنے کے لئے حکیم تلسی پرشاد گوال کی گورنمنٹ سے رجسٹری کی ہوئی

بال جیون گھٹی (رجسٹرڈ)

قیمت ۵ر

ایک مشہور [illegible] [illegible] اگر گھٹی اپنے بچے کو [illegible] [illegible] قیمت فی شیشی [illegible] [illegible] پارسل مفت [illegible]

بال جیون گھٹی کارپالیٹی گڑھ شہر سے منگاؤ

[illegible]

طاقت کی مشہور و معروف دوائی

سلاجیت خالص

قیمت فی چھٹانک دو روپے بارہ آنے۔ آدھ پاؤ پانچ روپے پاؤ بھر نو روپے۔ معہ محصولڈاک۔

پتہ

حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی محلہ قلعہ امرتسر

چونکہ الفضل جماعت احمدیہ میں خاص وقعت رکھتا ہے۔ اسلئے دیانتدار اشتہار دینے والے اس میں اشتہار دیکر بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں

(اشتہارات)

ولایت کی نئی کاریگری، ایک دن میں تین شکلیں بدلنے والی کیمیکل گولڈ سنہری لہریہ دار چوڑیاں

ان کو کاریگر نے اس خوبصورتی سے بنایا ہے۔ کہ ہاتھ چوم لینے کو جی چاہتا ہے۔ پانچسو روپیہ کی چوڑیاں بنوا کر ان کے سامنے رکھ دو۔ پھر دیکھو۔ کونسی خوبصورت اور قیمتی معلوم ہوتی ہیں۔ تجربہ کار ساہوکار بھی یکایک نہیں بتا سکتا۔ کہ یہ سونے کی نہیں۔ جہاں دکھلایئے انہیں کوئی دو سو روپے سے کم نہیں بتا سکتا۔ کسا لو۔ پہنا لو۔ کسوٹی پر لگا لو۔ سونے ہی کا کس آئے گا۔ ہاتھوں میں پہنا کر ان کی بہار دیکھئے۔ گھڑی گھڑی میں ایک نئی طرز معلوم ہوتی ہے۔ دو چار الگ ہو جائیں۔ تو پھول پتی معلوم ہوتی ہیں۔ اور سب مل گئیں۔ تو عمدہ قسم کی بیل معلوم ہوتی ہیں۔ اور سب الگ ہو جائیں۔ تو ہو پیر پڑ جاتا ہے۔ ان کو پہن کر عورتیں اگر عورتوں میں بیٹھیں تو وہ عورتیں جو رات دن سونا چاندی پہنتی ہیں۔ انہیں دیکھ کر دنگ رہ جائینگی۔ اور کہیں گی۔ ہمیں بھی منگا دو۔ سب کی نظر ان پر نہ پڑے تو بات نہیں۔ چمک دمک رنگ ان چوڑیوں کا ہمیشہ قایم رہتا ہے۔ ملمع وغیرہ نہیں۔ جو اتر جائے۔ قیمت ایک سٹ بارہ چوڑیوں کا دام ۴؍ چار سٹ کے خریدار کو ایک سٹ مفت۔ فرمائش کے ساتھ ناپ آنا ضروری ہے۔ محصولڈاک علاوہ۔

ایس۔ اے اصغر اینڈ کو ٹلیا محل دہلی

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰

بعدالت جناب چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج درجہ چہارم جھنگ

بمقدمہ

دوکان موسومہ نرائیند اس جودہا رام بذریعہ جودہا رام ولد گنیش داس ہسن سکنہ ٹوب کلاں تحصیل شورکوٹ مدعی

بنام خان

دعویٰ ۲۲۸ روپے بروے بہی

اشتہار بنام رجبہ ولد نورا ذات تہراج سکنہ صادق محمد جنڈیہ برجاہ نور محمد والہ تحصیل شورکوٹ

درخواست مدعی پر عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے کہ مدعاعلیہ دیدہ دانستہ تعمیل سمنات سے گریز کر رہا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ اس کو مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ مورخہ ۱۸/۸/۲۶ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کی کرے۔ ورنہ کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔ ۲۳/۷/۲۶

مہر عدالت — دستخط حاکم

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب شیخ محمد حسین صاحب سب جج درجہ چہارم راولپنڈی

لالہ گوردیال ولد لالہ سکھدیال ساکن شہر راولپنڈی مدعی

بنام

ماسٹر عبدالکریم بالعہدہ منشی ڈاکخانہ ماہر خلف ہزارہ مدعاعلیہ

دعویٰ ۱۳۰۰ روپے

ہرگاہ مدعاعلیہ مقدمہ ہذا حاضری عدالت سے عمداً گریز کر رہا ہے۔ اور تعمیل سمن اپنے اوپر نہیں ہونے دیتا ہے اب تاریخ پیشی ۲۵/۸/۲۶ مقرر کی گئی ہے۔ لہذا زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر مدعاعلیہ مذکورہ بالا مورخہ ۲۵/۸/۲۶ آئندہ تاریخ پیشی پر برائے جوابدہی مقدمہ بالا اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا نہ ہوگا۔ تو اس کے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۲۲ر جولائی ۱۹۲۶ء بہ ثبت مہر عدالت و دستخط ہمارے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم

اندرون قصبہ قادیان میں نہایت عمدہ موقعہ پر، قریباً دو کنال زمین سکنی قابل فروخت ہے

جو قصبہ قادیان کے اڈا خانہ میں عین چوک کے اندر واقع ہے۔ اور جس کے دو طرف سے بڑی سڑک گذرتی ہے۔ پردہ کی دیوار تمام پختہ اور نئی ہے۔ قیمت ایک سو پچیس روپیہ فی مرلہ مقرر ہے۔ تمام قطعہ سالم فروخت کیا جائے گا۔ ہاں کئی احباب مل کر خرید سکتے ہیں۔ نہایت عمدہ موقع کی جگہ ہے۔ اس کے متعلق ہر طرح سے اطمینان حاصل کرنے کے خواہشمند احباب حضرت میرزا بشیر احمد صاحب سے خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ اور سودا کا تصفیہ میرے ساتھ اور میری عدم حاضری کی صورت میں مکرمی جناب شیخ عبدالرحمن صاحب فاضل مصری کے ساتھ کرنا ہوگا۔

خاکسار

محمد اسماعیل احمدی مولوی فاضل قادیان (حال پوسٹ لینڈ ہال ڈلہوزی)

آنکھ کی بے نظیر دوائی

خدا کے فضل سے آنکھ کی ہر مرض کے لئے مفید ہے۔ امتحان شرط ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ۔ نمونہ کا پیکٹ ایک آنہ محصولڈاک بذمہ خریدار

محمد احمد اینڈ کمپنی قادیان

اگر آپ بیکار ہیں یا تنخواہ کم ہے۔

گذارہ نہیں ہوتا۔ یا دکان میں ترقی دینا چاہتے ہیں۔ تو سی۔ پی اسٹور عبید اللہ ہنگنج جی۔ آئی پی ریلوے کو لکھیئے۔

مربعوں والے احباب توجہ فرمائیں

ایک شخص جو بطور جمعدار قریباً چار سال ملازم رہ چکا ہے۔ آج کل بیکار ہے۔ کسی صاحب کو مربعوں کی پیداوار یا کارندوں کی نگرانی کے لئے آدمی مطلوب ہو۔ تو اس شخص کو بلالیں۔ عمر تقریباً

(اشتہارات کی صحت کے ذمہ وار خود مشتہر ہیں نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

ممالک غیر کی خبریں

——— موتمر مکہ کا اجلاس ختم ہو گیا۔ وفود موتمر حسب ذیل امور کے متعلق متفق الرائے ہو گئے ہیں (۱) آثار کی بحالی (۲) ان قبروں کا معاملہ جن کو ہنوز کوئی نقصان نہیں پہنچا سنی اور شیعہ علماء پر چھوڑ دینا۔ (۳) حرم میں حنفی۔ شافعی۔ مالکی اور حنبلی علماء باری باری سے نماز پڑھائیں۔ (۴) کامل مذہبی آزادی۔ قرار دادوں کی نقول سلطان ابن سعود کے پاس روانہ کر دی گئی ہیں۔ اور ان کے جواب کا انتظار ہے۔ خلافت اور جمعیت العلماء کے وفد ۲۷ر جولائی کو مدینہ طیبہ سے روانہ ہو گئے ✤

——— دہلی۔ ۲۸ر جولائی۔ دارالامرا میں لارڈ بالفور نے عراق کے متعلق تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت عراق کو بالکل آزاد دیکھنا چاہتی ہے۔ نیز وہ اس امر کی متمنی ہے۔ کہ عراق خارجی حملوں یا داخلی بد نظمیوں سے اپنی حفاظت آپ کرنے کے قابل ہو جائیگا ✤

——— میکسیکو ۲۸ر جولائی۔ ریاست نوچیٹن کے میئر زیکا تیکاس نے کسی پادری پر گولی چلائی۔ تو لوگوں نے غصے میں آکر اسے سنگسار کر دیا۔ اور اس کے گھر کے سارے نفوس قتل کر دیے گئے ✤

——— پیرس۔ ۲۶ر جولائی۔ موسیو ژووینال نے ملک شام کی ہائی کمشنری سے مستعفی ہو جانے کا قصد کر لیا ہے۔ اور غالباً ان کی جگہ کوئی فرانسیسی جرنیل بھیجا جائے گا ✤

——— دہلی۔ ۲۷ر جولائی۔ مسٹر ایمرے وزیر نو آبادیات نے بیان کیا۔ کہ اس سال جو ن کے دوران میں جس کا اختتام ۳۰ر جون گذشتہ کو ہوا ہے۔ ۵۲۶ ۸ مردوں، ۲۸۲۶ عورتوں، ۱۰۲۶ بچوں کی سلطنت کے قانون نو آبادی کے ماتحت آسٹریلیا کو جانے میں امداد کی گئی ✤

——— لنڈن ۲۷ر جولائی۔ کمانڈر کینورڈی کے سوال کے جواب میں ارل ونٹرٹن نے دارالعوام میں فرمایا۔ کہ بحالت موجودہ عدن کو چھوڑ کر چار ہزار ہندوستانی افواج جنوبی چین امیلائے ریاست، اور عراق میں حکومت برطانیہ کے خرچ پر متعین ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں عدن کے سوا اور کسی جگہ بھی ہندوستانی فوج ہندوستان کے خرچ پر نہیں بھیجی گئی ہے ✤

——— بیت المقدس۔ ۲۷ر جولائی۔ دمشق کے شفا خانے زخمیوں سے بھرے پڑے ہیں۔ اور اب یہ حالت ہو گئی ہے کہ مزید زخمیوں کو بیروت بھیج دیا جاتا ہے ✤

——— بیت المقدس۔ ۲۷ر جولائی۔ موسیو بریان کی حکومت نے جبل دروز والوں سے کہا ہے۔ کہ وہ صلح کی بات چیت کرنے کے لئے اپنے نمائندے پیرس روانہ کریں۔ تاکہ آپس میں گفت و شنید کر کے محاربۂ شام کا خاتمہ کر دیا جائے۔ اس درخواست پر مجاہدین کے لیڈروں نے اپنے نمائندگان امیر ارسلان و امیر ذاکری حبیبہ جینوا کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ پیرس روانہ ہو جائیں ✤

——— لنڈن۔ ۲۸ر جولائی۔ دارالامرا میں ایک تقریر کے دوران میں لارڈ برکن ہیڈ نے برطانیہ اور افغانستان کے تعلقات کے متعلق کہا۔ افغانستان میں بہت سی اہم تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ جن پر وقتاً فوقتاً حکومت برطانیہ کی توجہ مبذول ہوتی رہی ہے۔ لیکن میں کم سے کم اتنا کہہ سکتا ہوں۔ کہ برطانیہ اور ہندوستان کا افغانستان سے اس وقت بھی اسی قدر تعلق ہے۔ جتنا ۱۸۸۵ء میں تھا۔ یا ۱۹۰۵ء میں تھا۔ جب کہ ہم سے اور روس سے ایک معاہدہ ہوا یا ۱۹۲۱ء میں تھا۔ جبکہ ہم نے افغانستان سے پر امن رہنے کا معاہدہ کیا۔ اگر اس قسم کے مفاد کو کبھی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوگا۔ تو ہم جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ اس کے تحفظ کیلئے کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں گے ✤

——— لنڈن ۲۹ر جولائی۔ دو ہزار مردوں، عورتوں، اور بچوں نے ان آدمیوں پر جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ایلبر بٹری کی کوئلہ کی کانوں میں کام کر رہے تھے حملہ کر دیا۔ کلہاڑیاں۔ بالٹیاں کرچھے اور پتھر بطور اسلحہ کے استعمال کئے گئے۔ بکثرت پولیس والوں نے ان لوگوں کو اس کوشش سے باز رکھا۔ کہ حفاظتی آدمیوں کو کانوں میں سے نہ نکلنے دیں۔ جب حفاظتی لوگ اپنے گھروں کو واپس گئے۔ تو ان کے پیچھے پیچھے مجمع تالیاں بجاتا جا رہا تھا۔

——— لنڈن ۲۸ر جولائی۔ ترکی پولیس کی طرف سے قرا کمال کی گرفتاری کے لئے کئی ہزار پونڈ کا انعام مقرر کیا گیا تھا لیکن باوجود سخت تلاش کے ابتک پتہ نہ چلا تھا۔ حال میں حکام پولیس کو یہ معلوم ہوا۔ کہ وہ استنبول میں ایک مکان میں روپوش ہیں۔ تو پولیس نے اس مکان پر دھاوا کیا۔ مکان کی رہنے والی مستورات نے قرا کمال کی موجودگی سے انکار کیا۔ لیکن پولیس نے جب اچھی طرح تلاشی لی۔ تو قرا کمال مرغی کے ایک ڈربے میں چھپے ہوئے ملے۔ انہوں نے اتنی بڑی داڑھی رکھ لی تھی۔ کہ ان کا پہچاننا ناممکن ہو گیا تھا۔ جب پولیس نے انہیں گرفتار کرنا چاہا۔ تو انہوں نہایت جرأت کے ساتھ کہا کہ "یہ ناممکن ہے" اور یہ کہتے ہی فوراً اپنے سر میں گولی مار لی۔ پولیس قرا کمال کی لاش غلطہ کے پل پر لوگوں کی عبرت کے لئے لٹکانے کا ارادہ رکھتی ہے ✤

——— دہلی ۲۹ر جولائی۔ بشپ آف لنڈن آج دنیا کی سیاحت کی غرض سے یہاں سے روانہ ہو گئے۔ آپ کینیڈا، ریاست ہائے متحدہ امریکہ، آسٹریلیا، اور نیوزی لینڈ جائیں گے۔ آپ نے جاتے وقت اعلان کیا ہے۔ کہ وہ مذہبی تبلیغ کی غرض سے جا رہے ہیں۔ آپ نے کہا کہ "میں عیسائیت کو ترقی دینے اور سے پھیلانے کے کام پر جا رہا ہوں"

——— لنڈن ۲۸ر جولائی۔ کہتے ہیں۔ کہ گرانڈ ڈیوک نکولس کے بعد گرانڈ ڈیوک سائرل نے "ملوکیت روس" کا دعویٰ کیا ہے جس کو حکومت ہنگری نے بھی تسلیم کر لینے کا ارادہ کر لیا ہے۔ گرانڈ ڈیوک سائرل کے ایجنٹ گفت و شنید کر رہے ہیں ✤

——— ٹوکیو۔ ۲۸ر جولائی۔ زلزلہ سے نجات پائی تھی۔ کہ طوفان باد و باراں نے قیامت برپا کر دی۔ جنوبی کوریا میں تین گاؤں غرق ہو گئے۔ ۲۰۶ موتیں شمار ہو چکی ہیں۔ ۱۷۱ آدمی لاپتہ ہیں۔ ۱۵۰۰ مکانات سر بسجود ہو گئے ✤

ہندوستان کی خبریں

——— شملہ ۲۷ر جولائی۔ اسپیشل کمشنر انبالہ کی عدالت میں آج اس مقدمہ کی پیشی ہوئی۔ جس میں پراونشل سول سروس کے لالہ تیج رام گپتا پر بدعنوانی اور رشوت ستانی کا الزام لگایا گیا ہے ✤

——— ہندو سبھا بڑا بازار کلکتہ کے جلسہ میں ڈاکٹر مونجے نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ جب تک ہندو خود مضبوط نہ ہونگے۔ کوئی گورنمنٹ ان کی حفاظت نہیں کر سکتی ✤

مسلمانوں سے خطاب کر کے ڈاکٹر مونجے نے کہا۔ اگر تمہاری زیادتیوں سے ہندوؤں میں جوش انتقام بھڑک اٹھا۔ تو تمہیں لینے کے دینے پڑ جائیں گے ✤

——— کلکتہ کارپوریشن سے مستعفی ہونے والے مسلمان ممبروں میں پھوٹ نمودار ہو گئی۔ ۱۵ میں سے ۱۲ کارپوریشن میں واپس آنے پر تیار ہیں ✤

——— کلکتہ۔ ۳۰ر جولائی۔ ۲۰ ہندو اور مسلمان نمائندوں کی مجلس مصالحت قائم کی گئی ہے۔ اسے آج سرہیویندرا ناتھ متھرا نے کلکتہ کلب میں "لنچ" کی دعوت دی۔ تاکہ فرقہ وارانہ امور متنازعہ کے تصفیہ کی گفت و شنید کو جاری رکھنے کے لئے ضروری تدابیر پر بحث کی جائے ✤

——— الہ آباد ۲۹ر جولائی۔ "پانیئر" کو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ریاست پٹیالہ میں علاقہ نارنول کے قریب کوئلہ کی ایک وسیع کان معلوم کی گئی ہے۔ جس کا رقبہ ۱۲ یا ۱۶ مربع میل ہے۔ دربار پٹیالہ کی تجویز ہے۔ کہ سونا نکالنے کے لئے درخواست اجارہ طلب کی جائیں ✤

——— بمبئی ۳۰ر جولائی۔ اندور کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ تقریباً ۱۲ ہزار مزدوروں نے ہڑتال کر دی ہے۔ جو تقریباً چھ مقامی کارخانہ ہائے پارچہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مزدور اور منتظمین کارخانہ دونوں نے اپنی بات پر قائم رہنے کا تہیہ کر لیا ہے ✤

(منشی عبدالرحمٰن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)